Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE
مکتوب
صالحہ ایمان

مکتوب

(محبت اور انتقام کی اک ذو معنی داستان)

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

از قلم صالحہ ایمان

All Rights Reserved

Copyright: Saliha Iman (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com

Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

ضروری بات

مکتوب کے تمام جملہ حقوق لکھاری "صالحہ ایمان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

قسط نمبر:03

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

ایک تھا تیتر ایک بٹیر

اسلام آباد اور اس کے مضافات میں نماز ظہر کو ہوئے کئی ساعتیں گزر چکی تھیں۔ لیکن تیتر اور بٹیر کی لڑائی نے سارے میں ابھی تک کہرام مچا رکھا تھا۔ اس وقت دونوں بہن بھائی کسی شو کے کریکٹرز کی طرح لڑ رہے تھے جیسے انھیں خوب لڑنے کے پیسے دیے جا رہے ہوں۔ گھر پر اس وقت ان دونوں کے علاوہ صرف امی تھیں جن کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

"معظم تمہیں ایک بات آرام سے سمجھ میں نہیں آتی نا؟" علیزے بھرپور چلا رہی تھی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا۔

"دماغ مت پکاؤ جا کر ناول پڑھو۔ دیکھو مالا کی اگلی قسط آگئی ہو گی۔" وہ اسے دفعہ دور کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ معظم اپنے کمرے میں راکنگ چیئر پر بیٹھا تھا۔ پاؤں لمبے کر کی میز پر رکھے تھے اور ٹانگوں پر لیپ ٹاپ رکھا تھا وہ کوئی discovery چینل دیکھ رہا تھا جس پر ایک wildlife biologist اپنی بھوک مٹانے کے لیے نہایت برے طریقے سے کچے کیڑے مکوڑے کھا رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کو کھانے کے فائدے اور نقصانات بھی بتا رہا تھا۔

علیزے اس کے سامنے کھڑی اس کو صلاواتیں سنا رہی تھی، چلا رہی تھی اور درمیان درمیان میں منتیں بھی کر رہی تھی لیکن وہ سنے کا نام تک نہیں لے رہا تھا۔

"مالا پچ۔وہ بھی ایک الگ رونا ہے۔ابھی تک اس کے نئی قسط نہیں آئی۔ایک دو دن میں آجائے گی اور تم بات بدلنے کی کوشش مت کرو۔شرافت سے میری بات مان لو ورنہ ابھی تم جانتے نہیں مجھے۔"

"بات مان لو ورنہ ابھی تم جانتے نہیں مجھے۔"اسی کے انداز میں نقل اتاری۔

امی آپ کی لاڈلی دماغ پکا رہی ہے اس سے کہیں کچن میں جا کر کچھ پکالے۔"پھر امی کر آواز دی۔"

"تم دونوں کی تو میں ٹانگیں توڑتی ہوں آکر۔انسان کے بچے بن جاؤ۔"نیچے سے امی کی غصیلی آواز آئی لیکن انھیں کوئی اثر نہ ہوا۔علیزے نے اثر نہ لیتے ہوئے دروازہ بند کر دیا تاکہ آوازیں نیچے نہ جائیں۔

"میں آخری دفعہ پوچھ رہی ہوں لاکر دے رہے ہو یا نہیں؟"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میں بھی آخری دفعہ کہہ رہا ہوں کہ نہیں۔اب میں تخلیہ چاہتا ہوں۔"

ساتھ ہی ہاتھ جھلا کر کسی بادشاہ سلامت کی طرح اسے دفعان ہونے کا اشارہ کیا۔علیزے کے تو سر پر لگی تلوؤں پر بجھی۔لیکن ابھی غصہ کر کے کچھ نہیں ہو گا وہ جانتی تھی اسی لیے چپ چاپ کمرے سے چلی گئی۔لیکن جاتے وقت دروازہ زور سے مار کر گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ نمودار ہوئی۔اس دفعہ اس کی جانب آنے کی بجائے اسکی الماری کی طرف چلی گئی اس کے بائیں ہاتھ میں کچھ تھا جو وہ معظم سے چھپا رہی تھی۔ معظم نے ایک نظر اسے دیکھا۔

"کیا ڈھونڈ رہی ہو؟" وہ الماری میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔ معظم کی آواز پر ہاتھ روک کر اس کی بات سنی۔

"ایک شرٹ ڈھونڈ رہی ہوں مل نہیں رہی۔" معظم نے جیسے ان سنی کر دی اور واپس لیپ ٹاپ پر دیکھنے لگا۔

لیکن ایک منٹ اس کی الماری میں علیزے کا سامان کیوں ہو گا؟ خطرے کی گھنٹی بجی۔ وہ کچھ کہے بغیر ہی چلی گئی تھی اور اب دوبارہ آئی ہے اور اتنے آرام سے بات کر رہی ہے۔ یہ علیزے تو نہیں ہو سکتی۔ اسی دوران علیزے کو مطلوبہ چیز مل چکی تھی۔ وہ ایک وائٹ رنگ کی چیک والی شرٹ تھی جو ایک طرف نہایت سلیقے سے تہہ کر کے رکھی تھی۔ شیطانی انداز میں مسکرائی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم میری الماری میں کون سی شرٹ ڈھونڈ رہی ہو؟" وہ ابھی تک ویسے ہی ہاتھوں میں لیپ ٹاپ لیے بیٹھا تھا بس چہرہ اس کی طرف تھا۔

"وہی جو تمہاری پچھلی سالگرہ پر تمہاری "دوست" نے تمہیں گفٹ کی تھی۔" دوست پر خاص زور دیا اور ایک جست لگا کر بھاگ گئی۔ معظم فوراً سے پہلے لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھ کر اس کے پیچھے بھاگا۔

"علیزے وہ نہیں۔۔۔"

علیزے بھاگتی ہوئی نیچے لاؤنج میں آگئی اور ایک صوفے پر چڑھ گئی۔ اسی اثناء میں معظم بھی وہیں پہنچ گیا۔

"میرے پاس مت آنا ورنہ قینچی سے تمہاری "فیورٹ شرٹ "کاٹ دوں گی۔"

علیزے نے ایک ہاتھ میں اس کی شرٹ پکڑی تھی اور دوسرے ہاتھ میں تیز دھار قینچی۔ معظم کو اپنا سانس رکتا نظر آیا۔ اتنے عرصے سے وہ شرٹ سنبھال کر رکھی تھی، ایک دفعہ نہیں پہنی تھی اور وہ اسے کاٹنے جارہی تھی۔ وہیں علیزے اس کے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھ کر مزے لے رہی تھی۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

(اب کیسے میرے بات نہیں مانے گا۔)

"دیکھو یہ مزاق نہیں چلے گا۔ آرام سے واپس کردو میری شرٹ۔" بچارا دونوں ہاتھوں سے اسے باز رہنے کا اشارہ کر رہا تھا جو بار بار قینچی والا ہاتھ شرٹ کے قریب لے جارہی تھی۔

"پہلے تم میرا کام کرو گے پھر یہ واپس کروں گی۔" علیزے بھی اپنی بات پر مصر تھی۔ معظم اس کی طرف بھاگا تو وہ ایک صوفے سے چھلانگ کر دوسرے پر چڑھ گئی۔ شرٹ معظم کی ہاتھ میں آتے آتے رہ گئی۔

"اتنے خوفناک کام میں نہیں کرتا استغفر اللہ۔ اللہ کو منہ دکھانا ہے آخر میں نے بھی۔ تم اون لائن آرڈر کر لو۔" اس نے جیسے حل نکالا۔

"ارے واہ میرے بھائی! جب تمہارا یونیورسٹی کا پہلا دن تھا تو تم مرے ہوئے چوہے لے کر گئے تھے تب تمہیں خدا یاد نہیں آیا تھا۔ میں تو پھر سلکان (silicon) کے منگوا رہی ہوں۔"

علیزے نے قینچی والا ہاتھ کمر پر رکھ کر جواب دیا۔

"آہستہ بولو امی سن لیں گی۔ اور کہہ تو رہا ہوں آون لائن آرڈر کر لو۔"

"میں نے آون لائن دیکھا تھا لیکن وہ دس دنوں تک ڈیلیوری کریں گے اور میں نے پرسوں جانا ہے۔"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"میرا جواب اب بھی نہ ہے۔ اور تم نے کہاں سے سیکھے ہیں ایسے پرینکس۔ اتنے خوفناک قسم کے۔ توبہ توبہ۔" اس نے دونوں ہاتھوں سے کانوں کو چھوا۔ علیزے کا منہ کھلا رہ گیا۔

"اوہ جناب عالی۔۔۔ تم سے ہی سیکھے ہیں۔ یاد نہیں جب تمہاری یونیورسٹی اسٹارٹ ہوئی تھی تو تم نے اپنے سینئرز کو تنگ کرنے کے لیے کیا کیا چیزیں استعمال کی تھیں میں تو بس ان سب چیزوں کے fake versions منگوا رہی ہوں۔"

"ہاں خود تو جیسے بڑی نیک پروین ہو تم۔ سارے الٹے سیدھے کام میں ہی کرتا ہوں۔ کبھی کوئی اچھا کام بھی سیکھ لیتا تھا مجھ سے۔"

"کوئی اچھا کام کرو تب سیکھوں نا۔" علیزے نے منہ بنا کے کہا۔

معظم نے اسے منہ چڑھایا۔

"بانیہ کہتی ہیں جیسی شکلیں بناؤ گے ایک دن ویسی شکل نکل آئے گی۔" علیزے نے زور سے قہقہہ لگایا۔

"بہت زبان نہیں نکل آئی۔ تمیز سے میری شرٹ دو۔" معظم نے پھر سے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"پہلے میرا سامان لا کر دو۔۔ورنہ یہ شرٹ۔۔۔" علیزے نے قینچی کا منہ کھولا اور شرٹ کے بے حد قریب لے کر گئی۔

"امی ی ی ی۔۔۔ علیزے میری شرٹ خراب کر رہی ہے۔ ابھی میں نے پہنی بھی نہیں ہے۔" وہ اونچی آواز میں بولا تاکہ کچن میں کام کرتیں ثریا بیگم سن لیں۔ ایک تو وہ ہر بات میں ماں کو بیچ میں لے آتا تھا۔

"علیزے دے دو اسے شرٹ۔ کیوں تنگ کر رہی ہو۔ اپنی یونیورسٹی جانے کی تیاری کرو۔" انھوں نے بھی معظم کی سائڈ لی۔ علیزے نے خفگی سے کچن کی طرف دیکھا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"امی آپ ہمیشہ اس کی شائیڈ لیتی ہیں۔ میں بھی آپ کی سگی اولاد۔۔" الفاظ علیزے کے منہ میں رہ گئے۔ معظم نے اس کے ہاتھ سے شرٹ چھینی اور اپنے کمرے کی طرف بھاگ گیا۔

"شٹ"

علیزے بھی اس کی پیچھے بھاگی۔ اوپر آکر وہ اپنا کمر بند کرنے لگا تھا اسی وقت علیزے نے دروازے کا ہینڈل پکڑ لیا اور زور سے دھکیلا۔ معظم اسے وہیں چھوڑ کر بیڈ پر چڑھ گیا۔

"اب کس چیز سے بلیک میل کرو گی مجھے۔؟" وہ پوری بتیسی نکال کر اپنے کارنامے پر فخر محسوس کر رہا تھا۔

علیزے کچھ بولنے لگی تھی لیکن پھر کچھ سوچا اور اپنا لہجہ بدل لیا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم میرے بھائی ہو میں کیوں بلیک میل کروں گی تمہیں۔" ساتھ ہی معصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔ معظم کی بتیسی دم توڑ گئی۔ اسے خطرے کی بو آئی۔

"تم کیا کرنے کا سوچ رہی ہو؟" علیزے نے سوچنے کی اداکاری کی۔

"مجھے یاد آیا معظم، اس دن جب تم مجھے مارکیٹ سے لینے آئے تھے تو تمہارے ساتھ فرنٹ سیٹ پر کون بیٹھی تھی۔ وہ چھوٹے بالوں والی لڑکی کون تھی وہ؟ جس کی وجہ سے تم نے مجھے پیچھے بٹھایا تھا۔"

معظم کی چہرے کا رنگ اتر گیا مانو کسی نے سارا خون نچوڑ لیا ہو۔علیزے نے اندر آتے ہوئے دروازہ بند نہیں کیا تھا۔وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔اونچی آواز میں بول رہی تھی تا کہ امی تک آواز جائے۔

اوہ تو یہ تھا اس کا بلیک میلنگ کا طریقہ یا اللہ امی نے سن لیا تو جوتیاں ماریں گی۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے امی نے تمہیں منع کیا تھا" کسی بھی لڑکی "کو ساتھ بٹھانے سے۔"علیزے اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر بہت محظوظ ہو رہی تھی۔

"وہ۔۔۔وہ میری سینئر تھی اس کی کار خراب تھی اور شام ہو گئی تو اسی لیے اسے لفٹ دے دی تھی۔تم بات کو دوسرا رنگ مت دو۔"

معظم نے وہی بولا جو ہر دفعہ اس کے بلیک میل کرنے پر بتاتا تھا اور سچ ہی تو کہتا تھا۔لیکن وہ کوئی موقع نہیں چھوڑتی تھی اسے تنگ کرنے کا۔جانتی تھی امی کو سخت چڑ تھی ایسے کسی کو بھی لفٹ دینے سے۔

"اور وہ لڑکی کون تھی جس کا کل رات میسج آیا تھا جو تمہیں ہارٹ والے اموجیز کی ساتھ تھینک یو بول رہی تھی؟"

"تمہیں خدا کا واسطہ ہے علیزے چپ کر جاؤ۔" اب شرٹ کو بھول کر اسے چپ کروانا ضروری تھا۔ورنہ وہ آج اسے گھر سے بے دخل کرانے میں کوئی قصر نہیں چھوڑے گی۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اچھا اسے چھوڑو یہ بتاؤ وہ لڑکی ، کیا نام تھا اس کا۔۔۔ رک کر دائیں ہاتھ کی انگلی سے گال پر دستک دی اور سوچا۔ ہاں ہمنا۔۔ اس کا کیا سین ہے ؟ کیوں تمہیں بار بار گڈو گڈو کہہ کہ بات کرتی ہے۔ اتنی بے تکلفی کب سے ہو گئی تمہاری۔ ؟" آج تو خدا ہی چپ کروائے اس بلا کو۔

"میں .. میں مزاق کر رہا تھا۔ میں منگوا دوں گا تمہارا سامان۔ خدارا چپ کر جاو۔" وہ مسلسل اسے خاموش کروانے کے جتن کر رہا تھا۔

جنگل کا شیر بھیگی بلی بن چکا تھا۔

"اور وہ لڑکی جو بھورین میں اس رات آگ کے الاؤ کے قریب تمہارے ساتھ بیٹھی تھی وہ تم سے کیا باتیں۔۔۔"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"لا دوں گا.......سنا تم نے لا دوں گا۔ اب بخش دو میری جان۔"

اور آخر کار معظم رئیس سکندر کو علیزے رئیس سکندر کے آگے ہار ماننی پڑی۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اس سے کہا۔ اروا سی وقت اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ آج کے بعد اسے کسی راز میں شریک نہیں کرے گا اور اپنے معاملات اس سے کوسوں دور رکھے گا۔

علیزے بالتی بولتی چپ ہو گئی۔

"یہی بات پہلے مان لیتے تو اتنا ٹارچر نہ کرنا پڑتا۔ چیزیں واٹس ایپ کر دی ہیں اور پیسے تمہارے اکاؤنٹ میں بھیج دیے ہیں شام تک مجھے میری چیزیں مل جانی چاہیے۔ ورنہ.. سمجھ دار کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔ ہیو آ گڈ ڈے گڈو۔" آخر میں ہاتھ لہرا کر بائے کہا اور باہر چلی گئی۔

معظم کلستارہ گیا۔ پھر اس نے فون نکال کر اس کا میسج چیک کیا۔

سلکان کے چوہے، اچینگ اسپرے، کاکروچ (پلاسٹک کے)، بدبو دار اسپرے۔۔۔" اس نے جھرجھری لی

پھر الماری تک آیا اور اسی شرٹ کو اس نے واپس تہہ کر کے رکھ دیا۔ اس کے دوست کی منگیتر کی سالگرہ تھی جہاں اسے زبردستی اس کا دوست لے گیا تھا اور اس نے return gifts دیے تھے سب کو۔ یہ شرٹ بھی انھی میں سے ایک تھی۔ یہ کوئی عام شرٹ نہیں تھی بہت مہنگی تھی۔ معظم کی وش لسٹ میں اس برینڈ کی شرٹ کافی عرصے سے تھی اور جب اسے اس کے پسند کی شرٹ مل گئی تھی تو وہ اسے علیزے سے بچا بچا کر رکھ رہا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اسی وقت پھر سے بلا نازل ہوئی۔

"مجھے لگتا ہے امی نے سن لیا ہے شاید ابھی آئیں خبر گیری کرنے سنبھال لینا تم۔ میں تو چلی۔" معظم نے کشن اٹھا کر اس کی طرف پھینکا۔ وہ ہنستے ہوئے بھاگ گئی۔

معظم اپنے بیڈ کی طرف آیا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ اسے امی کے جوتوں کو آواز آئی۔ معظم نے آنکھیں زور سے میچیں۔

"امی سوری مجھے اس لڑکی کو لفٹ نہیں دینی چاہیے تھی لیکن اس کی کار خراب ہو گئی تھی اور شام کا وقت تھا کوئی کنویس بھی نہیں مل رہی تھی اسی لیے اسے چھوڑنا پڑا۔"

ایسی سیچویشن میں امی خاموش رہ کہ بات سنتی تھیں اب بھی وہ دروازے پر کھڑے ہو کر یہی کر رہی تھیں۔ معظم کی ہمت نہیں تھی ان سے نظریں ملانے کی اس لیے اس نے مڑ کر انھیں نہیں دیکھا۔ بس بولتا چلا گیا۔

"اور جس لڑکی کا میسج آیا تھا اس کے نوٹس میرے بیگ میں آ گئے تھی۔ اگلے دن اس کا پیپر تھا تو میں نے راحم (دوست) کے ہاتھ بھجوائے تھے اسے لیے شکریہ بول رہی تھی۔ اور وہ بھوربن والی لڑکی وہ تو کوئی انجان تھی جو مجھ سے بھوربن کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔" (اب کیسے بتاتا کہ وہ بھوربن سے زیادہ اس کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔)

اسے خطرہ لاحق تھا کہ امی اب ہمنا کا نہ پوچھ لیں۔ معظم تو اس کا کرنٹ کرش تھا۔ اسے بار بار گڈو کہہ کر بلاتی تھی تا کہ وہ اس پر نظر ثانی کر لے لیکن معظم کو اپنی آزادی زیادہ عزیز تھی۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"اور وہ ہمنا..؟؟" اوہ۔ سوال داغا گیا۔ مناسب الفاظ چاہیے تھے۔

"وہ.." آواز سن کر معظم نے جھٹ سے سر موڑا

سامنے اس کی امی نہیں تھیں بلکہ ان کی شال اور جوتا پہنے علیزے کھڑی تھی۔ وہ معظم کو ایسے دیکھ کر ہنس پڑی۔ اتنا ہنسی اتنا ہنسی کہ آنکھوں سے پانی نکلنے لگا۔ وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہ سب ریکارڈ کر لے بار بار دیکھے۔

"اللہ اللہ معظم۔۔۔" پھر سے ہنس پڑی۔

"علیزے ے ے ے ے ے ے ے... معظم اس کے طرف لپکا وہ بھی فوراً سے پہلے بھاگ گئی۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ علیزے آگے تھی اور معظم بھوکے شیر کی طرح اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ ڈرائینگ روم کا ایک ایک کشن اس نے اٹھا کر علیزے کا مارا تھا۔ علیزے بھی جوابی حملہ کر رہی تھی۔ وہ کچن میں بھاگی پھر واپس باہر آئی۔ پھر لان میں۔۔ اب معظم کے باری تھی اور وہ کسی صورت اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔ اپنا وقت آ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Safar-e-Adab

لاڈلی عبادت

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"مجھ سے اتنا پیچھے نہیں بیٹھا جا رہا میں آگے جا رہی ہوں۔" وہ اپنے ساتھ والی سے کہہ کر اپنا سامان اٹھانے لگی۔ ایک بک، نوٹ بک اور پن پکڑے وہ پہلی رو میں جا کر بیٹھ گئی۔

جیسے ہی وہ آگے آ کر بیٹھی اسے ایک شناسا سی خوشبو اپنی نتھنوں سے گزرتی محسوس ہوئی۔ آج وقت تھا جب وہ اس خوشبو سے بہت مانوس تھی۔ لیکن اب۔۔ اس وقت اس خوشبو کو اپنے آس پاس محسوس کر کے اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ وہ اس خوشبو کو بھی پہچانتی تھی اور اس خوشبو والی کو بھی جو اسی کی سیدھ میں پچھلی رو میں بیٹھی تھی۔

(کیا وہ واقعی یہاں ہے۔ لیکن اتنے عرصے بعد وہ.... کیسے.... کیوں.... وہ تو چلی گئی تھی پھر کیوں واپس آئی۔)

کتنے سوال تھے جو اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔ علیزے کے لیے ایک پل بھی وہاں بیٹھنا محال ہو رہا تھا۔ فوراً اٹھ کر باہر چلی گئی۔ وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں جا رہی ہے بس وہ جا رہی تھی۔ وہ اس خوشبو سے بھاگنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ محسوس کر سکتی تھی کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔ اس نے پیچھے سے اسے پکارا۔

"تم مجھ سے کیوں بھاگ رہی ہو علیزے۔ پلیز میری بات سنو۔"

لیکن علیزے نہیں سن رہی تھی۔ وہ تیز تیز قدم بڑھا رہی تھی۔ پیچھے وہ اونچا اونچا چلا رہی تھی شاید کہہ رہی تھی کہ وہ جا رہی ہے۔ علیزے نے رک کر دیکھا وہ واقعی جا رہی تھی لیکن ہر بار کی طرح اس دفعہ علیزے اس کی پیچھے نہیں گئی۔ آنکھوں میں ہلکے ہلکے آنسو تھے۔

الارم کی آواز نے علیزے کی نیند میں خلل ڈالا۔ ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس نے دیکھا۔ ڈھائی بج رہی تھے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ سانس گھٹ گھٹ کر آ رہا تھا۔ دل گھبرا رہا تھا۔ اس نے ساتھ پڑا ہوا ڈوپٹہ سر پر ڈالا اور آیت الکرسی پڑھی۔ وہ جب بھی پریشان ہوتی تھی یا ایسی حالت ہوتی تو فوراً آیت الکرسی پڑھ لیتی تھی۔

ابھی بھی حالت میں سدھار نہیں آیا تھا۔ اس نے تین چار دفعہ گہرے گہرے سانس لیے۔ خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی۔ ساتھ ساتھ وہ اپنے گلے پر بار بار ہاتھ پھیر رہی تھی۔ وہ آج بھی خواب میں آئی تھی جسے وہ اپنے زندگی اور دل سے نکال چکی تھی (اس کے خیال میں)

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

علیزے کا دم مزید گھٹنے لگا تو اٹھ کر کھڑکی کی طرف چلی گئی۔ کھڑکی کھول کر وہیں بیٹھ گئی۔(وہیں بیٹھنے کے لیے تھوڑی جگہ بنائی گئی تھی) ۔چاند کی چاندنی اس کی چہرے پر پڑ رہی تھی۔ وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ اسے پھر سے پینک اٹیک آرہا تھا ۔آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے اور گال پر گرنے لگے۔ وہ اپنے سینے کو دائیں ہاتھ کی میٹھی سے مسل رہی تھی۔ اس سے زیادہ وہ خود کو نہیں روک سکتی تھی۔

دنیا کے سامنے وہ جتنی کمپوزڈ رہتی تھی اکیلے میں وہ اتنی ہی تکلیف سے گزرتی تھی۔ ماضی پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا ۔ انسان جب جب اپنے ماضی سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے وہ تب تب حملے کرتا ہے۔ انسان کو اپنی طرف کسی مقناطیسی کشش سے کھینچتا ہے اور انسان نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف کھچتا چلا جاتا ہے اور یہی حالت اس وقت علیزے کی تھی۔ اس کا ماضی اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔

علیزے تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے اٹھی تھی لیکن اس پینک اٹیک کا دورانیہ گزارنا پہلے ضروری تھا۔ کچھ دیر بعد وہ بہتر محسوس کر رہی تھی۔

وہ اٹھی، وضو کیا، ایک بڑی چادر جو وہ خاص نماز پڑھنے کے لیے اوڑھتی تھی اسے اپنے چہرے کی گرد لپیٹا اور جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔ دوسری رکعت میں جب سورۃ اخلاص شروع کی تو ایک ہچکی اس کے گلے میں بندھ گئی اور پھر ----

خاموش آنسوؤں کے بہنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس نے انھیں بہنے دیا۔ دنیا کے سامنے آنسو بہانے کا مطلب تھا کمزوری لیکن اپنے رب کے سامنے آنسو بہانا ایسا ہی تھا جیسے ایک چار سالہ بچے کو کو چوٹ لگی ہو اور وہ ماں کی آغوش میں بیٹھا رہا ہو۔ یہی حال اس وقت علیزے کا تھا اسے چوٹ لگی تھی اور ایسی کہ دنیا کو بتا کر اپنا تماشا نہیں بنوا سکتی تھی۔

بندہ جب اپنے رب کے حضور پیش ہوتا ہے تو اس کا رب یہ نہیں دیکھتا کہ وہ کیوں آیا ہے، کس لیے آیا ہے یا کتنے وقت بعد آیا ہے وہ بس اسے تھام لیتا ہے۔ اور بہت احسن طریقے سے کیونکہ صرف وہی ایک ہوتا ہے جو اس کے زخم پر مرہم رکھ سکتا ہے۔

جب کوئی نہیں ہوتا تو صرف اللہ ہوتا ہے اور جب سب کچھ ہوتا ہے تب بھی صرف اللہ ہی ہوتا ہے کیونکہ صرف اللہ ہی تو ہوتا ہے، ہر جگہ ہر وقت ہر ایک کے ساتھ۔

وہ رب بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندوں کو کیسے ٹھیک کرنا ہے اسی لیے وہ انھیں تہجد کی طرف لاتا ہے۔ تہجد اللہ کی بڑی لاڈلی عبادت ہے اور تہجد ادا کرنے والے اللہ کے لاڈلی بندے۔ جو اسے تھام لیتا ہے وہ اپنے رب کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت جائے نماز پر سلام پھیرتی تر چہرے کے ساتھ بیٹھی اللہ کی بندی انھی لاڈلے لوگوں میں سے ایک تھی جسے اس کے رب نے تہجد عطا کی تھی، جس کے لاڈ اس کے رب نے بہت پیار سے اٹھا رکھے تھے۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس نے سلام پھیرا، دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، روئی، شکر ادا کیا۔ آج وہ جہاں پر تھی، جن حالات سے گزر کر آئی تھی اس سب میں اس کے ساتھ جو ہر وقت موجود تھا وہ یہ ذات تھی تو وہ کیوں شکر گزار نہ ہو اللہ کی، وہ کیوں ہر بار گلے شکوے ہی کرے، کیوں ہر بار دوسروں کی وجہ سے رو کر اس ذات کے پاس آجائے کہ وہ اسے سنبھال لے، وہ کیوں نہ ان لوگوں میں سے بنے جو ہر حال میں بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جن سے کچھ چھن جائے تو اسے اللہ کی مصلحت سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں، جب کو کچھ عطا کر دیا جائے تو اسے اللہ کا تحفہ گردان کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے، جتنا دیا جائے اس پر راضی رہتے ہیں، زیادہ مل جائے تو اپنوں میں بانٹ دیتے ہیں، جن کے لیے دنیاوی غرض معنی نہیں رکھتی بلکہ جن کے لیے اپنے رب کے رضا معنی رکھتی ہے۔

اس جائے نماز پر بیٹھی لڑکی بھی انھی لوگوں میں سے ایک تھی جو ہر حال میں اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہتی تھی، وہ کوئی اتنی عملی مسلمان نہیں تھی کہ لوگ اس سے انسپائر ہوں۔ وہ تو اپنے لیے اللہ کے سامنے بیٹھی تھی۔ اپنی باتیں کرنے پھر اس رب اور بندے کی ملاقات میں کوئی تیسرا کیسے شامل ہو سکتا تھا۔ کوئی تیسرا موضوعِ گفتگو کیسے ہو سکتا تھا ۔

ایک یہی تو خاص وقت ہوتا ہے جب بندے اور اس کے رب کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہوتا، کسی تیسرے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ بس ایک ذات سننے والی اور ایک بندہ سنانے والا پھر دنیا و مافیہا سب پیچھے رہ جاتا ہے، تیسرا انسان پسِ منظر میں چلا جاتا ہے۔ بس کچھ یاد ہوتا ہے تو رب۔ جب بندہ بولتا ہے تو اس کا رب اسے دیکھ کر مسکراتا ہے، جب وہ دعا کرتا ہے تو وہ اس پر کن کہتا ہے، جب وہ سوال کرتا ہے تو وہ دل میں پکارتا ہے "میں تیرے پاس ہی ہوں تو ہمت نہ ہار۔ تیرے رب نے تجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔" اور پھر کیا چاہیے انسان کو جب اس کا رب اس کے لیے ہر وقت موجود ہے۔

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھکو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

جب سے علیزے کی دوست نے اسے چھوڑا تھا تو اس نے اللہ سے لو لگالی تھی، اسے ہی بس اپنا دوست بنالیا تھا۔ دنیا سے کٹ کے رہ گئی تھی۔ آج کتنے عرصے بعد وہ واپس دنیا کی طرف رخ کر رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ یہ سب کیسے کرے گی لیکن اسے اپنے رب پر یقین تھا جو رب اسے یہاں تک لے کر آیا ہے وہ اسے آگے بھی تھام لے گا، اسے گرنے نہیں دے گا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

یہاں بیٹھے روتے ہوئے اس نے اس بات کا گلہ نہیں کیا کہ اس سے کیا چھن گیا تھا اور کیوں بلکہ اس نے ہر اُس بار کے لیے اللہ کا شکر ادا کیا جب جب اُس نے اِسے تھاما تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یادوں کا خزانہ

کافی دیر رو لینے کے بعد جب اس کا دل کچھ حد تک ہلکا ہو گیا تو جائے نماز سے اٹھ گئی، اسے تہہ کر کے سلیقے سے اس کی جگہ پر رکھا پھر الماری کی طرف گئی، سب سے اوپر والے حصے کو کھولا وہاں ایک درمیانے سائز کا ڈبہ پڑا تھا، اسے باہر نکالا، بے حد گرد آلود۔ صاف ظاہر تھا اسے کسی نے نہیں چھیڑا۔ کپڑے سے دھول مٹی صاف کی اور اسے لیے واپس کھڑکی میں جا کر بیٹھ گئی۔ ایک پاؤں اوپر کر کے موڑ لیا۔ اپنے سامنے ڈبہ رکھ دیا۔ جس میں یادوں کا خزانہ تھا۔

"ماضی کی سنہری یادوں کا خزانہ"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

علیزے نے ڈبہ کھولا اندر بے شمار چیزیں پڑی تھیں۔ آخری دفعہ چھ ماہ پہلے اس نے اس ڈبے کو کھولا تھا اور اس کے بعد آج کھول رہی تھی۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ کیا وہ اب اتنی مضبوط بن چکی ہے کہ ان چیزوں کو دیکھ کر نہ روئے لیکن بہت جلد اسے اپنی غلطی کا احساس ہونے والا تھا۔

علیزے نے سب سے اوپر رکھا ٹرانسپیرنٹ گلاس پیس اٹھایا جس میں وی (V) شیم میں ایک طرف بڑی دراڑ واضح تھی۔

(وہ ایک ٹرانسپیرنٹ گلاس پیس کو نہایت احتیاط سے گھر کے کسی حصے میں رکھ رہی تھی جہاں سے اس کے گر کر ٹوٹنے کے خدشات کم سے کم ہوں)

اسے سائڈ پر رکھ کر اس نے ایک گڑیا پکڑی جس کے اوپر hook لگی تھی جس نے اسے کی چین کی شکل دی ہوئی تھی ۔اس نے اس hook کو اپنی انگلی میں ڈالا اور اس سوتی گڑیا کو پینڈولم کی طرح جھلایا۔چہرے پر مسکراہٹ بکھری ۔درد کی مسکراہٹ۔اسے قریب لے جا کر اس کی خوشبو محسوس کی۔ اس گڑیا سے آج بھی اس کی خوشبو آتی تھی۔

(وہ ایک چھوٹی سی سوتی گڑیا کو کی چین کی مدد سے اپنے کالج بیگ کی زپ سے لگا رہی تھی۔وہ گلابی رنگ کی تھی۔زپ سے لگا کر علیزے نے اسے ہلایا۔سوتی گڑیا جھولنے لگی۔علیزے مسکرا کر اسے دیکھتی رہی۔پھر اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا اور مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"کیسی لگی؟" بھوری آنکھوں والی لڑکی نے استفسار کیا۔

"بہت پیاری۔"سیاہ آنکھوں والی(علیزے) نے جواب دیا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس کی نظر خاکی رنگ کے ایک کپڑے کے چھوٹے سے تھیلے پر پڑی جس کے اندر بے شمار ریپرز تھے۔اسی طرح کے دو خاکی رنگ کے تھیلے اور تھے۔وہ بھی بھرے ہوئے تھے۔

(وہ چاکلیٹ کھا کر ریپر بیگ میں رکھ رہی تھی اور گھر آ کر اسی ریپر کو ایک چھوٹے سے تھیلے میں رکھ رہی تھی۔جو چیز بھی وہ اسے لے کر دیتی تھی علیزے اس کا ریپر ایسے ہی سنبھال کر رکھ لیتی تھی۔شاید اس طرح سے وہ اسے اپنے پاس محفوظ کر رہی تھی۔)

ایک گھڑی والا ڈبہ تھا جس کے اندر گھڑی نہیں تھی بلکہ ڈھیروں کاغذ فولڈ ہوئے پڑے تھے۔ جن پر کچھ نہ کچھ تاریخ اور دن کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ وہ مختلف رنگوں کے تھے۔ پیلے، نیلے، سند، گلابی، سُرخ۔۔۔ انھیں فولڈ کر کے اس ڈبے میں کھسایا ہوا تھا۔ وہ اتنے زیادہ تھے کہ ڈبہ کھولنے پر اوپر والے باہر گر جاتے۔

(علیزے کلاس میں بیٹھی ایک پیپر پر کچھ لکھ رہی تھی۔

"تمہیں گفٹس کیسے لگے؟" لکھ کر پیپر اپنے ساتھ بیٹھی دوست کو پکڑا دیا۔

"بہت بہت بہت پیارے۔" دوست نے لکھ کر اسے واپس پکڑو دیا۔ علیزے پڑھ کے مسکرائی۔

"بریک میں نیچے چلیں گے آج کالڈ کافی بھی ہے کینٹین پر۔"

"ڈن۔"

"علیزے سوری مجھے نہیں پتہ تھا تم نے آج آنا ہے ورنہ میں تمہاری سیٹ رکھتی۔ پلیز آگے آ جاؤ۔" آج علیزے اس سے ناراض تھی۔ اسے لیے غصے میں وہ پیچھے جا کر بیٹھ گئی جہاں سے اسے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ بھوری آنکھوں والی لڑکی نے آگے بیٹھ کر اسے چٹ لکھی اور کسی کے ہاتھ پیچھے پہنچا دی۔
علیزے نے وہ نوٹ پڑھا اور اسے جیب میں ڈال دیا۔ غصہ بہت تھا۔ پھر وہ خود آگے سے اٹھ کر پیچھے آ گئی اسے منانے ۔

گھر جا کر علیزے نے اس نوٹ پر آج کی ڈیٹ لکھی اور فولڈ کر کے اسے ڈبے میں رکھ دیا۔)

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

ساتھ ایک پیکٹ تھا اسے کھولا تو اس میں اس کی اور اس کی دوست کی تصاویر تھیں۔ ایک میں دونوں نے ہاتھوں سے دل بنایا تھا، ایک میں علیزے ناراض سی بیٹھی تھی اور اس کی دوست اسے دیکھ کے مسکرا رہی تھی، ایک میں دونوں ہنس رہے تھے۔

اس بوکس میں چند بڑے ساجد کے کاغذ بھی تھے جن پر برتھ ڈے وشز لکھی تھیں۔

("یہ تم نے خود لکھا ہے سب؟"علیزے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی سے پوچھ رہی تھی۔اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔
"یار۔۔۔کتنا پیارا ہے۔ آئی لو اِٹ"وہ اسے گلے لگا رہی تھی۔)

ڈبے میں ایک ڈائری بھی پڑی تھی۔ سُرخ رنگ کی جس کے فرنٹ کوور پر ایک بڑا سا دل بنا تھا۔چند ایک مختلف قسم کے pens پڑے تھے، ایک دو لیٹرز ،کچھ تہہ شدہ گفٹس پیپرز، اسر گارڈز۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سب کچھ ویسے ہی تھا جیسے اس نے اس وقت رکھا تھا۔
آنسو علیزے کی آنکھوں سے ابل ابل کر گر رہے تھے۔ وہ بس ماضی اور حال کے بیچ جو نج رہی تھی۔ کبھی حال سے ماضی میں جاتی تو کبھی ماضی سے حال میں واپس آتی۔ اس سب میں آنسو کب گال کو گرم کرنے لگے اسے پتہ نہ چلا۔

وہ ایک ایک کارڈ کھول کے دیکھ رہی تھی، انھیں پڑھ رہی تھی، پڑھتے پڑھتے رو رہی تھی۔ روتے روتے کئی ہچکیاں گلے میں بندھ گئیں۔ پھر ایک دم گلے سے اٹکی آواز باہر نکلی اور وہ آواز کے ساتھ رونا شروع ہو گئی۔

دونوں پاؤں اوپر کر لیے اور سمیٹ کر سینے سے لگا لیے۔پھر گھٹنوں میں سر چھپا کر روتی رہی۔ شاید اسے کسی کی ضرورت تھی۔

جب انسان بالکل ٹوٹا ہوا ہو تو اسے کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر ایک بار اسے وہ سہارا مل جائے،رونے کے لیے کندھا مل جائے تو وہ اگلی دفعہ بھی اسی سہارے کی امید رکھتا ہے اور جب وہی سہارا اسے دستیاب نہیں ہوتا تو وہ پورا کا پورا ٹوٹ جاتا ہے۔اسی لیے وہ فیز انسان کو خود سہہ لینا چاہیے تاکہ اسے کبھی بھی کسی سہارے کی ضرورت نہ پڑے۔

جب ایک بار وہ اپنا غم اکیلے سہہ لے گا تو وہ کبھی بھی کسے سہارے کو نہیں ترسے گا

علیزے انھی چیزوں کو پھیلائے دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔انھیں دیکھتے دیکھتے نا جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

صبح کی چبھتی کرنوں نے اس کی نیند میں خلل ڈالا۔وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔آنکھوں کے پپوٹے سوجھے ہوئے تھے۔اس نے اپنے ارد گرد دیکھا وہ بیڈ پر تھی۔نظر دوڑا کر کھڑکی کی طرف دیکھا وہاں سب کچھ ویسا ہی پڑا تھا۔

علیزے نے فون پر وقت دیکھا۔صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔کل شام تک اس کا موڈ بہت اچھا تھا۔وہ یونیورسٹی جانے کی تیاری کر رہی تھی۔معظم نے اسے اس کی مطلوبہ چیزیں لا کر دے دی تھیں۔

سب کچھ آسان لگ رہا تھا۔وہ خوش تھی اور اکسائیٹڈ بھی لیکن کل رات والے واقعے کے بعد اسے اندازا ہو چکا تھا کہ یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں ہے جتنا لگ رہا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

دوپہر تک وہ یونہی پھرتی رہی۔ کچھ کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔ پھر اس نے چیٹ بوکس کھولا اور نمرہ کو میسج لکھا۔

"کیا ہم مل سکتے ہیں؟"

اور کچھ میل دور اپنے کچن میں کافی بناتی نمرہ کے فون پر ٹیون بجی۔ نوٹیفیکیشن بار مین علیزے کا نام لکھا آرہا تھا۔ اس نے چیٹ کھولی اور میسج پڑھا۔ اتناڈائریکٹ میسج صرف ایک صورت میں آتا تھا جب وپ کسی بات سے پریشان ہوتی تھی۔

"سب ٹھیک ہے؟"

(علیزے کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ کسی میکانکی انداز میں اس نے جواب لکھا۔)

"شام چار بجے۔
The Coffee Bean and Tea Leaf

نمرہ نے گہری سانس خارج کی۔ اوکے لکھ کر فون رکھ دیا اور کافی کا کڑوا گھونٹ بھرا۔

کافی عرصے بعد اسے علیزے کے ساتھ ایک سیشن کرنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

رفیق کاری

دوپہر کا سورج شام کی سرخی میں ڈھل رہا تھا۔ آسمان ہلکا ہلکا نارنجی اور پیلے رنگ کا تھا۔ سورج مشرق کی جانب ڈھل رہا تھا۔ پرندے اپنے اپنے گھونسلوں کی طرف رواں دواں تھے۔ ایسے میں ایک مصروف سڑک پر واقع اس کیفے میں خاصا رش تھا۔ دفتروں سے بریک پر لوگ یہاں فریش ہونے آئے تھے۔ کچھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

باہر سے دیکھو تو نیلے رنگ کے بورڈ پر The Coffee Bean and Tea Leaf لکھا تھا۔ ساتھ ہی اس کیفے کا لوگو بھی گول دائرے میں بنا تھا جو مصنوئی بلیو روشنی سے جگ مگ کر رہا تھا۔

داخلی حصے پر چار پانچ اسٹیپس تھے جن سے چڑھ کر اندر داخل ہوا جاتا تھا۔ باہر بھی اسٹنگ ارینجمنٹس کی گئی تھیں۔ جابجا بڑے بڑے گملے بھی رکھے گئے تھے جو ماحول کو تازگی بخش رہے تھے۔ یہیں لوگوں کے ہجوم میں ایک ٹیبل کے گرد نمرہ اور علیزے بیٹھی تھیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

علیزے نے پلین سا گول گلے والا سوٹ پہن رکھا تھا جس پر ڈیزائن بنا تھا ڈوپٹہ اپنے ازلی انداز میں گلے کے گرد لپیٹا تھا اروبالوں کا اسٹائل بنایا تھا۔

نمرہ اس کے سامنے بیٹھی تھی۔ اس نے سبز رنگ کا کرتا پہنتا تھا۔

علیزے کے چہرے پر پریشانی صاف واضح تھی۔ نمرہ کی نظریں علیزے پر تھیں۔ جس کا چہرہ رویا ہوا لگ رہا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ دائیں ہاتھ کی انگلی سے بار بار ٹیبل پر ٹک ٹک کر رہی تھی جیسے کسی کا انتظار کر رہی ہو۔

دونوں کے سامنے کافی کے بڑے بڑے مگز تھے جو سیاہ رنگ کے تھے۔ دونوں کے سامنے ایک ایک پرچ میں ٹشو رکھ کر اس کے اوپر نفاست سے مگ رکھے گئے تھے۔ کافی مگ کے منہ تک بھری ہوئی تھی۔ درمیان میں دل نما سفید جھاگ اُبھری ہوئی تھی۔ علیزے کب سے اسی کو دیکھ رہی تھی۔

اسی وقت نمرہ کا فون بجا۔ اس نے اٹھا کر لوکیشن بتائی پھر رکھ دیا۔

"کس کا انتظار کر رہی ہو؟" وہ اسے کب سے فون پر نظریں دوڑاتی دیکھ رہی تھی۔

"ایک پارسل آنا ہے اُسی کا انتظار کر رہی ہوں۔" علیزے نے سمجھ کر سر ہلا دیا اور نگاہیں پھر سے مگ پر مرکوز کر لیں۔ آس پاس مدھم سرگوشیاں چل رہی تھیں۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

خاموشی کا وقفہ

"ایک سال۔۔۔" اس نے انگشتِ شہادت اٹھائی اور باقی انگلیاں بند مٹھی کی صورت کر لیں۔

علیزے نے ایک دفعہ پھر سے جھکا چہرہ اٹھایا۔

"ایک سال ہو چکا ہے علیزے، پورا ایک سال۔۔۔ کیا تم اب بھی اس ٹراما سے باہر نہیں آنا چاہتی؟"

اس نے نہایت تھکے ہوئے انداز میں اس سے کہا۔

"تمھیں کیا لگتا ہے نمرہ، میں نے کوشش نہیں کی؟"

اس نے نمرہ سے زیادہ خود کو یقین دلایا۔

"نہیں کی، کبھی نہیں کی۔" دوٹوک لہجہ

"نمرہ میں۔۔۔"

"خاموش۔۔۔۔" اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کرا دیا۔ وہ خاموش ہو گئی۔

"بالکل خاموش۔۔۔۔ اب میں بولوں گی اور تم سنو گی جب کہوں تب بولنا۔۔ رائٹ۔؟" علیزے نے سر ہلا دیا۔

"تم نے کبھی کوشش نہیں کی علیزے۔ تم بس اگنور کرتی رہی تھی۔ جب جب تمھیں تمھارا ماضی یاد آتا تھا تم اسے اپنے ذہن سے نکالنے کے لیے اپنا دھیان بٹاتی رہتی تھی۔ لیکن کبھی تم نے بھلانے کی کوشش نہیں کی۔"
وہ بول رہی تھی اور علیزے سن رہی تھی۔ دونوں آس پاس کے ماحول سے بے نیاز ہو چکی تھیں۔

"اس ایک سال میں صرف تم نے سفر نہیں کیا بلکہ تمھاری پوری فیملی نے بھی کیا ہے۔ خود پر نہ سہی ان پر تو رحم کھاؤ۔ انھیں کیوں اذیت دے رہی ہو؟"

علیزے نے چہرہ پھر سے جھکا لیا۔ آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تھے۔

"چھ ماہ تم یہاں نہیں تھی۔ ایک دفعہ بھی سوچا کہ تمہارے بغیر تمہاں ماں باپ کا کیا ہوا ہو گا؟ بتاؤ۔"

"واپس آنے کے لیے ہمت چاہیے تھی اور وہ میرے پاس نہیں تھی نمرہ۔"

"لیکن تم نے کوشش بھی تو نہیں کی۔"

"میں وہاں زیادہ کمفرٹیبل تھی۔"

"تو واپس کیوں آگئی۔۔۔"

نمرہ نے مسکرا کر پوچھا جیسے کہہ رہی ہو اب بتاؤ۔

علیزے نے آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھایا۔

"میں تھک گئی تھی"

کس سے؟" وہ خاموش رہی۔

"خود سے چھپتے چھپتے؟" نمرہ نے پوچھا۔

"خود سے جھوٹ بولتے بولتے۔۔۔"نمرہ مسکرائی۔وہ آج خود سے سچ بولنے کے موڈ میں تھی۔

نمرہ نے کافی کا گھونٹ بھرا اور اسے نرمی سے سمجھانا شروع کیا۔

"علیزے تمہاری یہ زندگی صرف تمہاری نہیں ہے۔ جس ماں باپ نے بیس سال تمہیں پال پوس کر بڑا کیا ان کا بھی تمہاری زندگی پر حق ہے۔ تم نے ان کا نہیں سوچا۔ ہماری ٹین ایج کا یہی المیہ ہے جوانی میں اگر کوئی روگ لگ جائے تو خود کو کوستے ہیں، خود کو اس ایک کے لیے برباد کر لیتے ہیں لیکن اپنے سے جُڑے رشتوں کے بارے میں نہیں سوچتے - آخر ان کا کیا قصور ہوتا ہے جس کی سزا انہیں ملتی ہے؟ یہی کہ وہ تم لوگوں سے پیار کرتے ہیں؟"

"نمرہ سب اپنا یا دوسروں کا ہی کیوں سوچتے ہیں؟ جس پر گزرتی ہے اس کا کیوں نہیں سوچتے۔ وہ صرف میری دوست نہیں میری بیسٹ فرینڈ تھی۔ میرے لیے سب کچھ تھی۔ میں نے اس کے علاوہ کبھی کسی کو دوست نہیں بنایا۔۔ میرا کیا قصور تھا۔ صرف اتنا کہ بانیہ کی ایک بات نہیں مانی تھی اپنے لیے ایک مخلص دوست نہ چن پائی۔ جو انہوں نے کہا، سمجھایا وہ بھول گئی۔"اب کی بار نمرہ نے اسے بولنے دیا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"لوگوں کے لیے وہ صرف میری دوست تھی اور پتہ ہے اگر کوئی اور یہ بات سنے کہ میں نے ایک لڑکی کے لیے اپنا یہ حال کر لیا تو لوگ سمجھیں گے یہ تو پاگل ہے کیونکہ لوگوں کے لیے یہ زمانہ کپلز کا ہے۔ لڑکا لڑکی کے ریلیشن شب کا ہے جس میں اگر بریک اپ ہو جائے اور کسی ایک کا دل ٹوٹا جائے تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن ایک دوست، دوست کے دھوکہ دینے پر یا چھوڑ کر جانے پر اپنا یہ حال کر لے جو میں نے کیا تو لوگ پاگل سمجھتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟"وہ رکی۔

"مجھے بتاؤ میرا کیا قصور ہے؟"

"اٹیچمنٹ۔ تمہارا بس اتنا قصور تھا کہ تمہیں اس سے اٹیچمنٹ ہو گئی تھی۔ اور تم اس کے لیے کچھ زیادہ ہی پوزیسو ہو گئی تھی۔"

"نمرہ رشتے اٹیچمنٹ سے ہی بنتے ہیں۔"

"غلط۔ رشتے اٹیچمنٹ سے نہیں اعتبار سے بنتے ہیں، احساسات سے بنتے ہیں۔ جزباتی لگاؤ ہر رشتے میں ہوتا ہے لیکن ایک حد تک۔ تم حد سے زیادہ اس سے اٹیچ ہو گئی تھی۔ تمہیں اس کی غلطیاں بھی صحیح دکھتی تھیں۔ تمہیں اس کا ہرٹ کرنا بھی غلط نہیں لگتا تھا۔ اب خود بتاؤ کیا یہ ایکسٹریمیٹی نہیں تھی۔"

"یہ ایکسٹریمیٹی کیسے ہوئی؟" اس نے جیسے اکتا کر سوال کیا۔ آسمان کا نارنجی رنگ گہرا سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

"علیزے ایموشنز کے تین اسٹیجز ہوتے ہیں۔ نارمل اسٹیج صرف پہلی ہوتی ہے جس میں آپ اپنی ذات کو پہلے ترجیح دیتے ہیں۔ اسی لیے کسی کا ہرٹ کرنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

اس نے بھاگ اڑاتا کافی کا مگ لبوں سے لگایا۔ علیزے کا مگ ابھی تک ان چھوا تھا۔

"دوسری اسٹیج نارمل کی لائن سے آگے کی چیز ہے۔ انسان اپنی ذات کو کھونا شروع کر دیتا ہے۔ جب سامنے والا کچھ بولے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔"

"پھر آتی ہے ایکسٹریمیٹی کی اسٹیج جو آخیر ہوتی ہے۔ اس میں انسان اپنے بارے میں سوچنا بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ اس کی اپنی ذات اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ کوئی اسے غلط بولے گا تو اسے اپنا آپ غلط لگے گا، جب اسے دھوکہ ملے

گا تو انسان خود کے انتخاب پر سوال اٹھائے گا، جب اس کی تزلیل کر کے اسے کم تر گردانا جائے گا تو وہ خود کو ڈیفینڈ کرنے کی بجائے دوسرے سے معافیاں مانگے گا، خود کا قصور نہیں بھی ہو گا تب بھی خود کو جھکائے گا کہ اس کا رشتہ بچ جائے۔ اس طرح وہ اپنی ذات کو کھو دے گا۔"

ایک لمحے کو وہ رکی۔

"اب تم بتاؤ کیا تم نے ایسا نہیں کیا؟ کیا تم نے خود کو نگلیکٹ نہیں کیا؟"

علیزے کا چہرہ جھکا ہوا تھا۔ جب اٹھایا تو آنسوؤں سے تر تھا۔

"تمہاری سب باتیں ٹھیک ہیں نمرہ۔۔ لیکن میں بتاؤں؟ میں نے دوستی عبادت کی طرح کی تھی اور عبادت میں قبلہ نہیں موڑا جاتا۔۔۔"

آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔ نمرہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے۔ اپنے دوست کو اپنی نظروں کے سامنے تکلیف میں دیکھنا بھی ایک الگ قسم کی اذیت ہوتی ہے۔ اسے آج پتہ چلا تھا۔

"زندگی کے آٹھ سال میں نے صرف اس کے ساتھ گزارے اور ابھی اسے گئے ایک سال بھی پورا نہیں ہوا اور تم کہہ رہی ہو بھول جاؤں؟ کیسے؟ آٹھ سال کی یادیں آٹھ دن میں کیسے بھول جاؤں؟" اب وہ رو نہیں رہی تھی بس سوال کر رہئ تھی اس مفرور قیدی کی طرح جس کا کوئی قصور نہیں ہوتا پھر بھی وہ بھاگ رہا ہوتا ہے۔

"میں اسے یاد نہیں کرتی نہ اس کے بارے میں سوچتی ہوں لیکن لوگ۔ لوگ اس کی بار بار یاد دلاتے ہیں کہ کوئی تھی میری رنگ میں جس کے دم سے میری زندگی میں خوشی تھی۔" آواز میں ڈھیروں یاسیت تھی۔

"میں بہت مشکل سے واپس اس زندگی کی طرف آ رہی ہوں۔ لیکن وہ یادیں میرا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔"

"روز دعا کرتی ہوں کہ میں اسے بھول جاؤں اور کافی حد تک کامیاب ہو بھی جاتی ہوں لیکن یہ خواب یہ اُس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔"

نمرہ نے اس کی بات سنتے سنتے کافی کے مزید گھونٹ بھرے۔ ایک علیزے کے تلخ الفاظ اور دوسری یہ کڑوی کافی۔

"کل میں کتنا ایکسائٹڈ تھی کہ یونی جاؤں گی۔ یہ کروں گی وہ کروں گی اور آج کچھ دل نہیں کر رہا۔ میں کیا کروں مجھے بتاؤ۔"

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

اب کی بار اس نے کافی کا مگ سائیڈ پر رکھا اور دونوں ہاتھ باہم جوڑ لیے۔

"تم جانتی ہو وہ تمہاری زندگی سے کیوں نہیں نکل رہی؟ کیونکہ تم نے اسے اپنی زندگی سے پوری طرح نکالا ہی نہیں اس کے یہ خط، اس کی دی گئیں چیزیں سب تم نے سنبھال کر رکھی ہیں۔ کیوں؟"علیزے کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا۔ نمرہ نے بھی اس کے بولنے کا انتظار نہیں کیا۔

"وہ تمہارا ماضی تھی۔ بھول نہیں سکتی تو بھلا دو اور کسی کو بھلانا زیادہ برا ہوتا ہے۔ بھولنا قدرتی ہے اور بھلانا فورس فلی۔ تم جب خود کو یہ باور کرواؤ گی کہ تم اسے بھولنا چاہتی ہو تو ہی بھلا سکو گی اور یہ اُس کی چیزیں جنھیں تم خود سے الگ

کرنے کی ہمت نہیں کرپا رہی تو جب ہمت آجائے تب انہیں پھینک دینا۔" علیزے نے بس سر ہلا دیا۔ اب وہ ہلکا محسوس کررہی تھی۔

"دو دن بعد یونی جانا ہے کیا کروں؟" نمرہ نے گہری سانس لی۔

"دیکھو تم ایک نئ زندگی شروع کرنے جارہی ہو تو اچھے سے شروع کرو۔ میں گرینٹی دیتی ہوں کی تم یونی لائف بہت انجوائے کروگی۔ خوشی خوشی جاؤ، دوست بناؤ، سوشل سرکل بناؤ، مستی مزاق کرو۔۔۔ پھر دیکھنا تم پرانی باتوں کو بھول جاؤ گی۔ پرانی یادوں کو نئ یادیں ریپلیس کردیں گی۔ اور اب اگر تم نے میری باتوں پر عمل نہ کیا تو میں بھی تمہیں وہی بلاؤں گی جو وہ بلاتا تھا۔"

علیزے نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا۔

"کیا؟"

"کم عقل مند۔"

اور جب علیزے کو سمجھ آیا تو وہ دھیرے سے ہنس پڑی۔ نمرہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔

اسی وقت نمرہ کا فون بجا تھا۔ اس کا پارسل آگیا تھا اس نے کوریئر بوائے کو اندر آنے کا کہ دیا۔۔ کچھ دیر میں وہ ایک بیگ رکھ کر چلا گیا۔

نمرہ نے وہ بیگ اُس کی طرف کر دیا۔

"یہ کیا ہے؟"

"یہ تمہارا نیا دوست، میری طرف سے۔۔کھول کر دیکھو۔"علیزے نے اسے کھولنا شروع کیا۔

"تمہیں باتیں کرنے کے لیے کوئی چاہیے ہو گا تو یہ میں نے تمہارے لے لیا ہے تا کہ تم اس سے اپنی باتیں شیر کر سکو۔"

"TEADY BEAR"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ ایک بھورے رنگ کا بھالو تھا۔علیزے کو بھالو بے حد پسند تھے۔وہ بے حد خوش ہوئی۔

کچھ دیر وہ یونہی باتیں کرتے رہے۔

نمرہ سے باتیں کر کے وہ کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی اور اب تو اور بھی خوش ہو گئی تھی۔۔

زندگی میں نمرہ جیسی ایک دوست ہونی چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انواع واقسام

آج یونیورسٹی کا پہلا دن تھا۔ یہ صبح بہت روشن طلوع ہوئی تھی۔

علیزے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔ سربراہی کرسی پر رئیس سکندر براجمان تھے۔ علیزے کے سامنے اس کی امی اور مظہر بیٹھے تھے۔ اور ساتھ والی کرسی پر معظم بیٹھا تھا۔

وہ ٹوسٹ پر جیم لگا رہی تھی جب معظم گلہ کھنکھار کر ہلکی آواز میں بولا۔

"دیکھو اللہ گواہ ہے کہ میں نے وہ سب سامان تمہاری بلیک میلنگ کی وجہ سے لا کر دیا تھا۔ اب اگر کسی کا نقصان ہوا تو اس کی ذمہ دار تم ہو گئی۔" جب سے اسے چیزیں لا کر دی تھیں تب سے لے کر اب تک کوئی بیسیوں دفعہ وہ یہ بات کہہ چکا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

علیزے ٹوسٹ چباتی چباتی زیرِ لب مسکرائی۔

"تم اتنا ڈر گئے تھے میری دھمکیوں سے کہیں واقعی کسی لڑکی کا معاملہ تو نہیں؟ تم مجھے اعتماد میں لے سکتے ہو۔"

معظم نے اس کی طرف دیکھ کر آبرو اُچکائے۔

"اول تو ایسا کچھ نہیں ہے اور اگر کبھی ہوا بھی تو کم از کم تمہیں تو نہیں بتاؤں گا۔ تمہیں اعتماد میں لینے سے اچھا ہے میں اندھے کنویں میں چھلانگ مار دوں۔" جل کر بولا۔

علیزے کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"یہ "را" کے ایجنٹس کون سے خوفیا منصوبے بنا رہے ہیں؟"

مظہر نے انھیں گھسر پھسر کرتے دیکھا تو پوچھا۔

علیزے نے گلا صاف کیا اور معظم کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولی۔

"وہ بھائی دراصل معظم مجھے یونی کے پہلے دن کے بارے میں ہدایات دے رہا تھا اور بہت ضروری معلومات بھی بتا رہا تھا۔ اسے ایکسپیرینس ہے نا۔" جوس کا گلاس لبوں سے لگایا۔

"مثلاً۔۔۔؟"

مظہر نے معظم کی طرف دیکھ کر پوچھا

"وہ بھائی علیزے ابھی نئی ہے اسے اندازہ نہیں ہے کہ نئی جگہ جا کے کیسے ایڈجسٹ کرنا ہے بس اسی لیے اسے سمجھا رہا تھا کہ۔۔۔" پھر علیزے کی طرف دیکھ کر بولا۔

" کسی سے بگاڑ مت لے۔ سب سے اچھے سے پیش آئے۔ کچھ مسئلہ ہو گیا تو مجھے ہی جانا پڑے گا اور ایکسکیوز کرنا پڑے گا۔ ایسے میری امیج خراب ہو گی۔ آخر میری عزت کا سوال ہے۔"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

(عزت کے بچے)علیزے نے مسکراتے ہوئے اس کے پاؤں پر روز سے اپنا جوتا مارا۔اُس نے "سس" کی آواز نکالی۔

اور اسی طرح مسکراتے ہوئے اس کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کوسا۔
پھر مظہر ہاسپیٹل جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دروازے کے پاس کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا جب پیچھے سے علیزے نے آواز دی۔

"بھائی؟" وہ ہاتھوں میں کوٹ لیے کھڑی تھی۔ اسے دیکھ کر مظہر مسکرایا۔علیزے اس تک آئی اور خود کوٹ پہنایا۔

"بس ایک دفعہ بھابی آجایئں پھر میں اپنی ذمہ داری سے سبک دوش ہو جاؤں گی۔" اس نے مظہر کا لیپ ٹاپ اور بیگ اسے تھمایا۔

"اتنی جلدی تھک گئی؟" یہ ان کے گھر کا معمول تھا کہ جب بھی بھائی ہاسپٹل جائے گا تو اسے سی آف کرنے علیزے جائے گی۔ یہ عادت کافی عرصے سے تھی اسی لیے ابھی تک قائم تھی۔

"اللہ اللہ ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس بتا رہی تھی۔" پھر وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر مسکرایا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

"آیت الکرسی پڑھ لیجیے گا لازمی۔" اس نے محض ہاتھ ہلا کر تسلی دے دی۔علیزے واپس ڈائنگ پر آگئی۔

سب ناشتہ کر کے جا چکے تھے۔ اب بس علیزے اور معظم بیٹھے تھے۔۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

سنو۔۔" معظم گویا ہوا۔"

"بولو اخروٹ "علیزے مزے سے بولی- معظم نے ناک چڑھائی۔

"اگر خدانخواستہ تمہاری رگینگ میں تمہیں کچھ ہو گیا تو مجھے فون مت کرنا میں بہت مصروف بندہ ہوں۔ منہ اٹھا کر تمہاری ایک کال پر نہیں آسکتا۔"

"ہک ہا۔ جیسے پہلے تو ایک کال پر دوڑے چلے آتے تھے۔ اور میرا اسٹینڈرڈ اتنا لو نہیں ہے کہ اب میں خود کو بچانے کے لیے ایک بزدل انسان کو بلاؤں گی۔ میں اپنے لیے کافی ہوں۔"

اس نے تمسخرانہ اندانہ میں سر جھٹکا۔ معظم کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور سر کو ہاتھوں کا پیالہ بنا کر اس پر رکھ دیا۔

چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔

"تم جیسے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں اور بعد میں روتے ہیں۔ تم جاؤ ذرا پھر آکر بتانا کہ کہاں میری ضرورت پڑی تھی۔ ہیو آ گڈ ڈے۔" ساتھ ایک آنکھ دبائی اور فون اٹھا کر چلا گیا۔

"ہونہہ اب یہ مجھے بتائے گا کہ خود کو کیسے بچانا ہے سینئرز کی ریگنگ سے۔" اس کے پیچھے سے وہ بڑبڑائی۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

پھر کچھ سوچ کر اس نے یوٹیوب آن کیا۔ سینئرز کی ریگنگ سے بچنے کے طریقے نکالے۔ چاہے وہ جتنی بھی ایفیشنسی مارنے کی کوشش کر رہی ہو لیکن اسے یونی کا کوئی ایکسپیرئنس نہیں تھا۔ سکرول کرتے کرتے ایک ویڈیو پر اس پر کا ہاتھ رکا۔

"کون سی لائف زیادہ بیسٹ ہے سکول، کالج یا یونیورسٹی" اس ویڈیو کے ویوز لاکھوں میں تھے۔ اس نے اسے کلک کر دیا اور ویڈیو چلنے لگی۔

(ہر انسان کا اس بارے میں اپنا اپنا نظریہ ہے کہ تینوں میں سے کون سی لائف زیادہ بیسٹ ہے۔ اکثر لوگ تو ایک محفل میں بیٹھ کر اس بات پر جھگڑ رہے ہوتے ہیں مانو دو تین سیاسی پارٹیز آپس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کو لعنت ملامت کر رہی ہوں۔)

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

علیزے اپنے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی تھی۔ آج اس نے بلیک رنگ کا شارٹ فراک پہنا تھا جو گھٹنوں سے ذرا اوپر تک تھا ساتھ میں سیاہ تنگ ٹراؤزر پہنا تھا۔ ڈوپٹہ گھول کر لے گلے پر لپیٹا تھا اور آخری سرے آگے کو ڈال رکھے تھے۔ آدھے بالوں کی کھجوری چٹیا بنائی تھی اور باقی کھلے چھوڑے تھے۔ کانوں میں چھوٹے چھوٹے ائیر رنگز اور بائیں ہاتھ میں ایک انگوٹھی اور گھڑی پہنی تھی۔ وہ جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔

سب مکمل تھا بس ایک چیز کی کمی تھی۔ خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے مسکرائی.

"ایسے ہی مسکراتی رہا کریں اچھی لگتی ہیں۔" انجان شخص کی وہ بات ہر دفعہ خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے یاد آتی تھی۔

(لیکن میری مانو تو صرف ایک لائف بیسٹ ہے۔ ویسے تو تینوں کا اپنا اپنا مزہ ہے بٹ جو مزہ یونی لائف کا ہے وہ کسی اور کا نہیں۔ سکول میں ہم بچے ہوتے ہیں، معصوم سے، شرارتی سے۔ اتنی عقل سمجھ نہیں ہوتی۔ دوست بناتے ہیں مستی کرتے ہیں کھیل کود اور بس جی سکول لائف ختم)

اس نے اپنا بیگ پکڑا اور نیچے چلی آئی۔ جہاں ڈرائیور پہلے سے ہی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ علیزے کی گاڑی کچھ دیر بعد اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔ وہ کھڑکی سے باہر چلتی دنیا کو دیکھ رہی تھی۔

(کالج میں ہم تھوڑے بڑے ہوتے ہیں اور وہ دو سال تو بندہ پڑھتا ہی رہتا ہے بھئی بورڈ جو ٹاپ کرنا ہوتا ہے اب وہ چاہے اوپر سے کرنا ہو یا نیچے سے۔ ماں باپ کہتے ہیں سکول کے بعد مزے ہیں اور سکول سے نکل کر کالج میں آؤ تو اساتذہ کہتے ہیں بیٹا یہ دو سال خوب دل لگا کر پڑھ لو پھر موجیں ہی موجیں ہیں۔ بعد میں جتنی چاہے مستیاں کرنا۔ اس طرح وہ دو سال بھی ہماری زندگی کے لوٹ لیے جاتے ہیں)

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

گاڑی یونی ورسٹی کی حدود میں پہنچ چکی تھی۔ پارکنگ ایریا میں گاڑیوں کا رش تھا۔ یہ شہر کی بڑی یونیورسٹیوں میں سے ایک یونی ورسٹی تھی۔ سفید رنگ کی عمارت سورج کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ انٹرنس پر گاڑیوں کو چیک کرکے بھیجا جا رہا تھا۔

(پھر آتی ہے یونیورسٹی لائف اور بھئی اگر یونی لائف انجوئے نہیں کی تو تم نے زندگی میں کچھ نہیں کیا۔ اور آگر یونی جانے کے بعد بھی کوئی کہے کہ بیٹا یہ چار پانچ سال پڑھ لو پھر بڑے ہی مزے ہیں تو اس سے بڑا جھوٹا انسان کوئی نہیں ہو گا۔ اگر تم نے یونی کو انجوائے نہیں کرنا تو پھر یہاں آتے ہی کیوں ہو۔ کالج میں تمہیں کچھ خاص ویرائٹی نہیں ملے گی لیکن یونی میں ہر طرح کی ویرائٹی ملے گی۔ چلو باری باری سب کی بات کرتے ہیں اگر میں نے کچھ غلط بولا تو مجھ کو منٹس میں بتانا۔ اور ہاں میرے چینل کو اسبسکرائبکر نا مت بھولنا۔)

علیزے نے اپنے بیگ کو کھولا، اندر جھانکا سب کچھ پڑا تھا۔ وہ مسکرائی۔ آج تو خوب مزے ہونے والے تھے۔ ساتھ ساتھ تھوڑا ڈر بھی رہی تھی۔ اگر معظم کی بات سچ ہو گئی تو۔۔۔ نہیں نہیں۔۔ اس نے جھرجھری لی۔۔ آج سب اس کے فیور میں ہو گا۔ اسے یقین تھا۔

"علیزے بی بی آپ یہاں اُتر جائیں آگے گاڑی جانے کی اجازت نہیں ہے۔" آفیسر نے اسے گاڑی روک دینے کا کہا تھا۔ اندر صرف وہی گاڑیاں جا سکتی تھیں جو طالب علم خود ڈرائیو کر کے لائے ہوں یا اُساتذہ کی۔ ڈرائیور نے گیٹ کے پاس گاڑی کھڑی کر دی، علیزے نے بیگ پکڑا اور اتر گئی۔

("سب سے پہلے آتے ہیں esoptrophile جو پہلے دن آتے ساتھ ہی یونی کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی در جنوں کے حساب سے تصاویر اُتارتے ہیں اور خود کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔" (سیلف لوورز یونو)

داخلی دروازے سے کالج کی گیٹ تک کا فاصلہ چند قدموں پر مشتمل تھا۔ دائیں اور بائیں اطراف میں گاڑیاں پارک تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت سے لوگ بھی اندر کی طرف جا رہے تھے۔ علیزے نے دیکھا لڑکیاں آس پاس کھڑی تصاویر لے رہی تھی۔ تین تین چار چار لڑکیوں کا گروپ تھا۔ ایک لڑکی تصویر لیتی پھر سامنے والی دیکھتی منہ بناتی

BEING THE STRING OF YOUR KITE

اور "بس ایک آخری" کہہ کر ایک اور اُترواتی۔ اسی طرح دس بارہ تصویریں لے لی جائیں۔۔علیزے مسکراتی ہوئی گزر گئی۔

(پھر باری آتی ہے antophile کی "پھولوں کا دیوانا شخص" راستے میں یا اندر جا کے کہیں بھی پھول نظر آجائیں تو لڑکیوں تو کا بس نہیں چلتا کہ انھیں اتار کر اپنے کمروں میں فریم کروا کر رکھ لیں۔ ناجانے کس کس اینگل سے تصویر لے کر فون میں رکھ لیتی ہیں. کوئی پھول توڑ کر بالوں میں لگا لیتی ہے تو کسی کا کنجوس دوست وہی پھول توڑ کر اسے دے دیتا ہے جس پر لڑکی کی باچھیں کِھل اٹھتی ہیں۔)

چار پانچ گاڑیوں کی جگہ چھوڑ چھوڑ کر تھوڑے چھوٹے رقبے پر گھاس تھی جس پر پھول کھلے تھے۔ کچھ لڑکیاں ان کے قریب تصویریں لے رہی تھیں۔ ایک جگہ لڑکی سیدھی کھڑی تھی تو دوسری جگہ پھول کے قریب چہرہ جھکایا ہوا تھا اور آنکھیں بند کر کے تصویر اتروا رہی تھی۔ کسی جگہ ایک کپل کھڑا پھولوں پر کچھ تبصرہ کر رہا تھا۔۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

(یونی ورسٹی کی سب سے مشہور قسم gastronome ہے جو ہر وقت کینٹین پر ہی پائی جاتی ہے یا پھر ہاتھوں میں شوارما ،کافی ، برگر یا سینڈوچ پکڑے دکھائی دیتی ہے۔ان کے لیے سب سے ضروری کام کھانا ہوتا ہے اور سب سے غیر ضروری کام بھی کھانا ہوتا ہے۔)

گیٹ کے قریب پہنچ کر علیزے نے اپنا یونی کارڈ دکھایا تو اسے اندر جانے دیا گیا۔ اندر بھی طالب علموں کا جم غفیر لگا تھا ۔کوئی مشرق سے مغرب کی طرف جا رہا تھا تو کوئی مغرب سے جنوب۔ سب تتر بتر ہوئے تھے۔ اندر اینٹر ہوتے ئی

بائیں طرف کینٹین والا ائیریا تھا۔ لوگ گروہ در گروہ اس طرف جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ اور جو واپس آرہے تھے ان میں سے تقریباً سب نے ہاتھوں میں کچھ نہ کچھ پکڑا ہوا تھا۔

(تمہیں ایک خاص قسم کی کیٹیگری بتاؤں۔ melophile میوزک لوورز۔۔ یونی بھری پڑی ہے ایسے لوگوں سے اور یہی لوگ جو یہاں پڑھنے آتے ہیں دو تین سالوں بعد اپنا اپنا یوٹیوب چینل بنا کر بیٹھے ہوتے ہیں۔)

ایک طرف ایک گروپ بیٹھا تھا انھوں نے ایک جیسی شارٹس پہنی تھیں۔ اور سب مل کر گانا گا رہے تھے، چٹکیاں بجا رہے تھے، مسکرا رہے تھے اور لائنز غلط ہونے پر ہنس رہے تھے۔

(کبھی ان اسٹوڈنٹس کو دیکھا ہے جو ٹیچرز کے پیچھے پیچھے کتابیں لے کر ایسے گھومتے ہیں جیسے پروانا شمع کے پیچھے؟ اور ایسے ایسے سوال کرتے ہیں جن سے بچنے کے لیے ہی ٹیچرز بھاگ رہے ہوتے ہیں لیکن وہ ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ایسوں کو archole بولتے ہیں)۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

ایک لڑکا جس نے آنکھوں پر بڑے بڑے چشمے لگائے تھے وہ ہاتھ میں دو کتابیں اور ایک رجیسٹر لیے ٹیچر کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا کتابیں تقریباً گرنے والی تھیں لیکن اس وقت سوال زیادہ ضروری تھا علیزے ان کے پاس سے گزری تو مسکراہٹ دبائی۔

(اور ہاں لائک فائق لوگوں کی قسم بھی ہوتی ہے یار۔ جنہیں bibliophile کہتے ہیں جو وقت کتابوں میں سر دیے بیٹھے رہتے ہیں ان کے لیے ہر دن day exam ہوتا ہے۔)

گزرتے گزرتے ایسے ایک لڑکا نظر آیا جس کے ہاتھ میں کتابیں تھیں اور وہ پڑھنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ اس کے سامنے لڑکی کھڑی اس سے کچھ کہہ رہی تھی لیکن وہ سن نہیں رہا تھا۔ اس وقت کریئر لڑکی سے زیادہ ضروری تھا۔ بلآخر لڑکی تنگ آکر اس کے کندھے پر کتابیں مار کر چلی گئی۔ علیزے ہنس پڑی۔ یہ دنیا تو واقعی بہت عجیب تھی۔

(بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی دوستوں آپ کو اس کے علاوہ بھی بہت طرح کی کیٹیگری ملے گی بس اپنی نظریں ہر طرف رکھنی ہیں۔ ویڈیو بہت لمبی ہو گئی ہے اسے یہیں ختم کرتا ہوں مگر یاد رکھیئے گا۔ اگر یونی لائف انجوئے نہیں کی تو کچھ مزہ نہیں کیا۔ خدا حافظ میرے دوستوں۔ پھر ملیں گے ایک نئی ویڈیو کے ساتھ۔)

علیزے کے آس پاس ہر طرح کے لوگ گھوم رہے تھے۔ سب کے پاس کوئی نہ کوئی تھا۔ بس وہی اس ہجوم میں اکیلی کھڑی تھی۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یارا تیری یاری

علیزے متلاشی نظروں سے فلک کو ڈھونڈ رہی تھی۔ اس نے فون کرنے کی غرض سے اپنا فون نکالا اسی وقت ایک شور برپا ہوا۔ چیخ و پکار، بلند و بانگ نعرے۔ فون اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا۔ اس نے ہنگامے والی جگہ پر دیکھا لڑکوں کا ایک گروپ تھا جو نعرے لگا رہا تھا۔

"اے کے،اے کے"

(AK)

آس پاس سرگوشیاں ہوئیں۔ کوئی کسی سے کہہ رہا تھا کہ "اے کے" نے ایک جونیر کے ساتھ پرانک کیا ہے اور وہ کامیاب بھی ہوگیا ہے۔ اسی لیے سب اسے سر آنکھوں پر بیٹھا رہے تھے۔علیزے نے تاسف سے سر ہلایا۔فلک نے میسج کرکے کہہ دیا تھا کہ وہ راستے میں ہے۔

اسی وقت علیزے کے پیچھے سے کوئی آیا اور اسے کمر سے پکڑ کر ہوا میں بلند کیا اور دو تین دفعہ گھمایا۔علیزے کے لیے یہ سب بہت اچانک ہوا۔اس نے ڈر کر چیخ ماردی۔

آس پاس لوگ اسے دیکھنے لگے۔نوادو نے اسے نیچے اتار دیا۔ہوش سنبھالے پر علیزے نے دیکھا۔ایک خوبصورت لڑکی اس کے سامنے کھڑی شرارتی انداز میں مسکرا رہی تھی۔

"سرپرائز۔۔"علیزے کی ہم عمر لڑکی،بڑی بڑی آنکھوں والی،نفاست سے بالوں کو بائیں کندھے پر سمیٹے،کُرتا شلوار میں ملبوس عریبہ اسی کے اس انداز پر اب ہنس رہی تھی۔ عریبہ اس کی کلاس فیلو تھی اور آج کالج ختم ہونے کے بعد اس سے مل رہی تھی۔

"عریبہ-"اس نے کندھے چکادیے۔

"کیسالگامیرا سرپرائز۔۔" عریبہ سے بھی اس کی بہت اچھی بونڈنگ تھی۔ لیکن کالج ختم ہونے کے بعد اس سے رابطہ منقطع ہوگیا تھا اور اب یوں اپنے سامنے اسے دیکھ کر خوش بھی تھی اور حیران بھی۔

علیزے نے کچھ کہے بغیر اسے گلے لگالیا۔

عریبہ نے اس کی کمر پر تھپڑ مارا۔

"بد تمیز ایسا کون کرتا ہے بھلا۔ کالج ختم ہو گیا تھا تو کیا دوستی بھی ختم ہو گئی تھی نہ کوئی میسج نہ کال۔ بلکہ تم نے تو نمبر ہی چینج کر لیا تھا۔ کتنا مس کیا میں نے تمہیں۔"

علیزے کیسے بتاتی کہ مس تو اُس نے بھی بہت کیا تھا لیکن کبھی ہمت نہیں ہوئی بات کرے گی۔ وہ جن چیزوں کو پیچھے چھوڑ آئی تھی ان سے دوبار تعلق جوڑنا مشکل تھا۔ اس وقت وہ صرف اسے اپنے پاس محسوس کرنا چاہتی تھی کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی۔۔ گزرے وقت کی خوبصورت یادوں کو یاد کرنا چاہتی تھی۔

اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جب علیزے کلاس روم میں اکیلی بیٹھی تھی اور وہ اس کے پاس آئی تھی۔

"ایسے اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟" اس نے آس پاس نظر دوڑائی۔ "تمہاری دوست نہیں آئی؟"

علیزے نے نفی میں سر ہلایا۔ آج پارٹی تھی اور سب اپنی اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں سوائے علیزے کے۔

"کوئی بات نہیں میں ہوں نا۔" علیزے پھیکا سا مسکرا دی۔ یہ کالج کے دنوں کی بات تھی جب وہ فرسٹ ایئر میں تھے۔

پھر عریبہ نے سب کو گیم کھیلنے کا کہا اور ایک دائرے میں بیٹھا دیا۔ کھیل ہی ایسے کھیلا کہ سب کی توجہ کا مرکز علیزے بن گئی۔ وہ سب کچھ علیزے کے موڈ کو اچھا کرنے کے لیے کر رہی تھی۔ علیزے سمجھ گئی تھی اور عریبہ کی وجہ سے علیزے کو جو خوشی ہوئی تھی وہ بتانے سے قاصر تھی۔

اس کے بعد جب بھی علیزے اکیلی ہوتی تھی تو اریبہ اسے کمپنی دے دیا کرتی تھی کسی بھی غرض کے بغیر۔ دوست اور ہوتے بھی کس لیے ہیں۔ جب آپ اداس ہوں تو خوش کرنے کے جتن کرنے لگتے ہیں۔ اور اگر خوش ہوں تو خود ان کی خوشی میں "بیگانے کی شادی میں عبداللہ دیوانا" بنے پھرتے ہیں۔ اللہ نے اسی لیے شاید اس رشتے کو اتنا خوبصورت بنایا ہے۔ دوستی دلوں کا رشتہ ہے۔ دل سے بنتا ہے اور اس رشتے میں لوگ ایک دوسرے سے احساس کے رشتے سے جڑے ہوتے ہیں۔

"اب چھوڑ بھی دو مجھے، بال خراب ہو جائیں گے۔" عریبہ کی آواز سے وہ حال میں واپس آئی۔ علیزے ہنسی اور اس سے الگ ہوئی۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"کتنے عرصے بعد تمہیں دیکھ رہی ہوں لیکن تم آج بھی نہیں بدلی۔" علیزے نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔
"خیر بہت عرصے بعد تو میں بھی تمہیں دیکھ رہی ہوں۔ اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ تم بہت بدل گئی ہو۔"

علیزے نے مسکرا کر شانے اچکائے۔

"کچھ وقت ساتھ گزارو گی تو جان جاؤ گی۔"

اسی وقت پیچھے سے فلک آتی دکھائی دی۔ انہی کی ہم عمر، خوبصورت لڑکی۔ سیاہ رنگ کا سوٹ، چھوٹے بال جو کندھوں سے ذرا نیچے آتے تھے۔ آنکھوں میں بھورے رنگ کے لینز lens لگائے تھے۔ ایک کندھے پر بیگ پہنا تھا اور بے زار سی چلی آرہی تھی۔ اریبہ نے اسے دیکھا تو علیزے کو اشارہ کیا۔

"وہ دیکھو لگتا ہے کسی سے جھگڑ کر آئی ہے۔"

علیزے نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ اس کے قریب آنے پر مسکراہٹ دبائی۔

"جب عرصے بعد دوستوں سے ملتے ہیں تو منہ بنا کر نہیں مسکرا کر ملتے ہیں۔"

علیزے کی آواز پر اس نے چہرہ اٹھایا اور دیکھ کر مسکرائی۔ دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور پرجوش انداز میں اس کا نام لیتی اس کے گلے لگ گئی۔

"علیزے۔۔۔ فائنلی تم سے ملاقات ہو گئی، ورنہ میں تو تمہاری پیاری پیاری آنکھیں دیکھنے کے لیے ترس گئی تھی۔" علیزے اس کی نوٹنکی پر ہنس پڑی۔

"علیزے کے علاوہ بھی کسی اور کی طرف نظر ثانی کر لیں۔" جانی پہچانی آواز پر اس نے چہرہ موڑا۔ کچھ لمحے دیکھتی رہی یاد کرنے کی کوشش کرتی رہی کہ یہ کون ہے۔

"عریبہ؟" اس نے سرہاں میں ہلایا۔ پھر اس سے بغل گیر ہوئی۔

"یار مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے، ہم تینوں ایک ساتھ ہیں۔"

تینوں بہت خوش تھیں ایسا لگتا تھا تین ستارے مل گئے ہوں اور اپنی روشنی مکمل پالی ہو۔

"ویسے تمہارا موڈ کیوں آف تھا؟" عریبہ نے بات کو پسِ پشت ڈالنا اچھا نہ سمجھا۔

"اف! مت پوچھو۔ ایک لڑکا مل گیا تھا پارکنگ ایریا میں۔ مجھے گاڑی کھڑی نہیں کرنے دے رہا تھا۔"

"تو سنا دیتی اسے۔" لڑاکا لڑکی کی طرح اس کی ہمت بڑھائی۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں خاموش رہی ہوں گی۔ اچھی خاصی کی تھی لیکن اس کو کوئی اثر ہی نہیں ہوا تھا۔ اور پتہ ہے اس نے ماسک پہنا ہوا تھا، اور جاتے ہوئے عجیب عجیب سی آوازیں نکال رہا تھا۔" عریبہ اور علیزے اس کی بات پر ہنس پڑیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"فلک آج ہی کے دن بگاڑ لی تم نے۔" علیزے نے اس سے کہا۔ فلک نے ہونہہ کر کے سر جھٹکا۔

"چلو کچھ کھاتے ہیں۔" فلک کو بھوک لگ رہی تھی۔

"اتنی صبح! خدا کا خوف کرو۔" علیزے تو ناشتہ کر کے آئی تھی۔

"ارے تو پھر کیا کریں، میں تو ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہتی۔"

"اوہو، اگر کینٹین چلے گئے تو ٹائم ضائع ہو گا۔ چلو کچھ مستی کرتے ہیں۔"علیزے نے انھیں آنکھوں سے اشارہ کیا۔

" گریٹ آئیڈیا۔ میں نے آس پاس دیکھ لیا ہے۔ یہاں ایک گروپ ہے "ٹائیگرز" کے نام سے۔ انہوں نے ادھم مچا کر رکھا ہے۔ انہیں تنگ کرتے ہیں۔"

"پہلے چھوٹے شکار سے شروع کرتے ہیں، پھر بڑے شکار کی طرف جائیں گے۔"

تینوں نے منصوبہ بندی کی اور اپنے اپنے کام پر لگ گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کسی کمزور لمحے میں، اگر میں کہہ پڑوں

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

آج یونی میں نئے بیچ کا پہلا دن تھا۔ اسی لیے کچھ سینئرز کو ڈیوٹی پر کھڑا کیا گیا تھا تا کہ وہ سب کو گائیڈ کر دیں۔ ایسی ہی ایک جگہ پر تین لڑکیاں کھڑی تھیں۔ چہرے سے کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھیں شاید کافی دیر سے یہاں کھڑی تھیں۔ علیزے ان کے پاس آئی۔ اب کی بار اس نے آنکھوں پر سیاہ رنگ کے چشمے لگائے ہوئے تھے۔ اور بہت وقار سے چلتی ہوئی ان تک آئی۔

(عریبہ نے علیزے کو پہلا ٹارگٹ دیا ہوا تھا۔ وہ ان کاموں میں بہت ماہر تھی۔

"علیزے تم وہاں جاؤ گی، ان لڑکیوں کے پاس اور انہیں کافی کا بہانہ لگا کر خود ان کی جگہ کھڑی ہو جاؤ گی۔ اور جو بھی تمہارے پاس آئے گا اسے جیسا گائیڈ کرنا ہے وہ تمہاری ذمّہ داری۔ ٹھیک؟" علیزے نے ہاں میں سر ہلایا۔)

"تم دونوں کب سے یہاں کھڑی ہو، تھک نہیں گئیں؟" اس نے ہاتھوں سے اپنا چہرہ کور کیا ہوا تھا جیسے کہہ رہی ہو بہت گرمی ہے۔ علیزے بہت بے تکلف انداز میں بولی تھی تاکہ وہ اسے فریشر نہ سمجھیں۔

"میں تو بہت تھک گئی ہوں۔ بھوک بھی لگی ہے۔" ان میں سے ایک لڑکی بولی۔ تیر نشانے پر لگ چکا تھا۔ علیزے زیرِ لب مسکرائی۔

"چلو پھر ایک بلیک کافی پی آتے ہیں۔ مگر ہماری جگہ کون کھڑا ہو گا؟" دوسری لڑکی بولی۔

"میں۔ میں کچھ دیر یہاں کھڑی ہو جاتی ہوں۔ تم تینوں کافی پی آؤ۔" وہ دونوں خوشی خوشی چلی گئیں۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

ان کے جاتے ہی علیزے نے تیزی سے اپنے بیگ سے پلاسٹک کے نقلی چوہے نکالے۔ انہیں ہاتھ میں پکڑ کر اسے کراہت آئی لیکن صد شکر کہ وہ نقلی تھے۔ آس پاس دیکھا اور بہت ہوشیاری سے ایک کرسی کے نیچے رکھ دیا۔

ایک لڑکی اس کے قریب آئی اور اس سے ایک ڈیپارٹمنٹ کا پوچھا۔ علیزے تو خود پوچھتی پوچھتی اپنی کلاس تک گئی تھی اسے کیا پتہ تھا اس لڑکی کا ڈیپارٹمنٹ کہاں ہو گا۔ خیر اس نے دائیں طرف جانے کا کہہ دیا جہاں واش روم ایریا تھا

۔

اس کے جاتے ہی علیزے نے ایک دو پلاسٹک کے چوہے ٹیبل کے کپڑے کے نیچے اور ایک آس پاس الٹا کر کے رکھ دیا۔ پاس سرخ رنگ گرا دیا۔ پھر سیدھی کھڑی ہوئی، دونوں ہاتھ جھاڑے اور مسکرائی۔ پھر کچھ فاصلے پر جا کر چھپ گئی جہاں سے وہ لڑکیوں کو دیکھ سکے۔

تھوڑی ہی دیر گزری کہ وہ لڑکیاں آ گئیں۔ علیزے نے انہیں آپس میں باتیں کرتے سنا۔

"اسے تو میں نے بزنس ڈیپارٹ بھیج دیا تھا۔ بیچاری وہاں آرٹس ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈ رہی ہو گی۔" تینوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسیں۔

"اور ایک لڑکی کو میں نے اس ایریا میں بھیج دیا جہاں ساری ردی پڑی ہے۔ بیچاری۔ چچ چچ۔"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

ان کی آوازیں علیزے صاف سن سکتی تھی۔ اس نے اپنی چھوٹی آنکھیں مزید چھوٹی کر کے انہیں دیکھا۔ (ٹھہرو ذرا ابھی پتہ چلے گا۔)

اسی وقت اس لڑکی نے جو چیئر پر بیٹھی تھی اپنے پاؤں کے پاس کچھ محسوس کیا تو ہاتھ سے نیچے ٹٹولا۔ اس کے ہاتھ میں وہ چوہا آ گیا۔ بیچاری کے اوسان خطا ہو گئے۔ وہ چیخیں مارتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی۔ دوسری نے ٹیبل پر ہاتھ رکھا تھا، اسے بھی کچھ محسوس ہوا تو کپڑے کے نیچے ہاتھ مارا اور وہاں موجود چیز کو دیکھ کر چیخ اٹھی۔ تیسری ان سے فاصلے پر کانوں میں ہیڈ فونز لگائے بیٹھی تھی۔ اس کی نظر نیچے زمین پر گرے ہوئے چوہے پر پڑی تو وہ بوکھلا گئی۔

یوں تینوں ہی اپنی جگہ سے دم دبا کر بھاگ نکلیں۔ ان کے اڑے چہرے دیکھ کر علیزے خوب ہنسی۔ ساتھ ہی کان میں لگا آلہ دبا کر پیغام دیا۔

"Task completed"!

دوسری طرف باقی دونوں نے بھی اپنے اپنے کام پورے کر دیے تھے۔ عریبہ نے چھینکوں والا اسپرے دو لڑکوں کے اردگرد چھڑک دیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ دونوں کتنی ہی دیر چھینکتے رہے۔ اور فلک نے بدبودار اسپرے ایک گروپ کے اوپر چھڑک دیا تھا۔ وہ جہاں بھی جاتے لوگ ان سے آتی بدبو کی وجہ سے دور بھاگ جاتے۔

اس وقت تینوں کینٹین میں بیٹھی تھیں اور ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔ ہنسنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔ آج کافی دنوں بعد علیزے دل کھول کر ہنس رہی تھی۔ تینوں نے ابھی تک کتنوں کو بیوقوف بنا دیا تھا۔ ایک دفعہ خود بھی پھنس گئی تھی لیکن بچ گئی۔ علیزے نے البتہ خوب مستی کی تھی۔

"اچھا اچھا بس۔ اتنا مت ہنسو، لوگوں کو شک ہو جائے گا۔" فلک نے انہیں تنبیہ کی۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم دونوں کیا لو گے؟" عریبہ نے ان سے پوچھا۔

"سینڈوچ۔" فلک نے کہا۔

"ایک کپ چائے۔" نا جانے کس احساس کے تحت اس نے چائے کے لیے کہا۔ آخری دفعہ اس نے بھوربن میں چائے پی تھی۔ وہ چائے کی شوقین نہیں تھی اس لیے بہت کم ہی پیتی تھی۔

عریبہ چائے لے کر آگئی اور سینڈوچ بھی۔علیزے نے چائے کا پہلا گھونٹ بھرا اور پھر حیرت سے عریبہ کو دیکھا۔

"کیا ہوا؟"

"کیا یہاں کڑک چائے نہیں ملتی؟"علیزے نے آرام سے پوچھا۔اس چائے کا ذائقہ بالکل ویسا نہیں تھا جیسا بھوربن والی چائے کا تھا۔

"یہاں تمہیں کڑک چائے نہیں ملے گی علیزے میڈم۔اسی سے گزارا کرنا ہو گا۔"

علیزے ہلکا سا مسکرائی اور دوسرا گھونٹ بھرا۔یہ واقعی وہ ٹیسٹ نہیں تھا۔شاید اسے گمان گزرا تھا کہ اس بار بھی وہی کڑک چائے ملے گی۔لیکن وہ شاید بھول رہی تھی کہ ہر جگہ وہ انجان شخص نہیں ہوتا۔

اس نے گردن گھما کر دیکھا۔بس یونہی ایک احساس کے تحت۔وہاں انجان شخص نہیں تھا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

(کسی کمزور لمحے میں۔۔۔اگر میں کہہ پڑوں تم کو۔۔مجھے تم سے محبت ہے!)

علیزے نے رخ واپس موڑ لیا۔چائے بھی اس نے آدھی چھوڑ دی۔وہ شاید وہ ٹیسٹ لینے کے لیے چائے پی رہی تھی۔اب جی نہیں چاہ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علیزے کو یہیں چھوڑ کر ہم صبح کے وقت میں دوبارہ چلتے ہیں۔ جب فلک حیات (علیزے کی دوست) گاڑی پارک کر رہی تھی۔ ایک نوجوان لڑکا اس کا راستہ روکے کھڑا تھا۔ سفید ٹی شرٹ جس پر Tigers لکھا تھا۔ اور اس کے اوپر سیاہ جیکٹ۔ چہرے پر اس نے ماسک لگایا تھا۔ کپڑے کا بنا ماسک، شاید وہ اپنے چہرے کی خوبصورتی کے بارے میں بہت conscious تھا۔ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔

فلک بھی تن فن کرتی گاڑی سے اتری۔

"کیا مسئلہ ہے؟ راستہ کیوں روک رہے ہو؟" فلک کو اس کا حلیہ بہت عجیب سا لگا۔

"کہیں اور جا کر پارک کر لو۔ یہ میری جگہ ہے۔" ماسک کی وجہ سے آواز دبی ہوئی آ رہی تھی۔

"کیوں تمہارا نام لکھا ہے یہاں پر؟"

"ہاں نا لکھا ہے۔" کہہ کر وہ پیچھے ہٹا اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔ زمین پر بڑا بڑا AK پینٹ کیا گیا تھا۔

(امیر زادہ اُف)

"دیکھو تنگ مت کرو کرو میری دوست میرا انتظار کر رہی ہے مجھے گاڑی پارک کرنے دو۔"

"میں تو نہیں ہٹنے والا کہیں اور جا کر پارک کر لو۔"

فلک کا دل چاہا کہ ابھی آسمان سے تارے ٹوٹ کر اس پر برس پڑیں لیکن صبح کے وقت تارے کہاں سے آتے۔

کچھ دیر وہ اس سی یونہی بحث کرتی رہی۔نہ وہ ہٹا نہ فلک گئی۔انھیں لڑتا دیکھ کر ایک گارڈ ان کی طرف آ گیا۔

"کیا ہو گیا باجی کیوں صبح صبح لڑ رہی ہو؟"۔اس کی بات سن کر اس لڑکے کی ہنسی چھوٹ گئی۔اس نے ماسک اتار دیا تھا
۔

"باجی؟؟باجی کس کو بولا۔۔۔تمھیں میں کوئی تیس سال کی عورت لگتی ہوں؟"

اسے تو خاصا غصہ آیا تھا۔بچارا گارڈ شرمندہ ہو گیا۔
"سوری میڈم۔آپ بتائیں کیا مسئلہ ہے؟"

"اسے کہیں یہاں سے ہٹے۔مجھے گاڑی پارک کرنی ہے۔"گارڈ نے لڑکے کو دیکھا۔

"اے کے بھائی کیوں بچی کو پریشان کر رہے ہیں۔کرنے دیں نا پارک۔"

"بچی کسے کہہ رہے ہو؟اب میں تمھیں بچی لگ رہی ہوں؟"ماسک والا لڑکا اس کی بات پر پھر سے ہنسا۔پھر گارڈ کے کان میں کچھ کہا۔

"میڈم آپ کہیں اور پارک کر لیں۔یہ اک کے بھائی کی جگہ ہے میں آپ کو اور جگہ دکھا دیتا ہوں۔پلیز۔"گارڈ کی بات پر اسے خوب تپ چڑھی۔دو چار باتیں سنا کر اس نے گاڑی موڑ لی۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

لڑکی کے جانے کے بعد اسے فون آیا۔

"ٹیم ٹائیگر۔" اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔ گروپ کال کی گئی تھی۔

"یار اک کے کہاں ہے تو۔ جلدی آنا۔"

"پہنچ گیا ہوں۔ بس راستے کی مٹی صاف کر رہا تھا۔"

جس جگہ سے وہ لڑکی گئی تھی وہاں دیکھ کر جواب دیا۔

"مٹی صاف کرنے کے لیے اور بھی لوگ ہیں۔ تو جلدی آجا۔" دوسرا بولا۔ پھر مطلوبہ جگہ بتا کے فون بند کر دیا۔
لڑکے نے فون کی بند اسکرین میں خود کو دیکھا۔ بکھرے بال سنوارے، اور خود کو دیکھ کر مسکرایا۔ بائیں گال پر ڈمپل پڑا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"چلو احمر جا کے اپنے نئے بچوں کی خاطر داری کرتے ہیں۔"

بالوں کو ٹھیک کر کے ماسک پھر سے پہنا اور اندر چلا گیا۔ اس کے گروپ میں سات آٹھ لڑکے تھے جو پوری یونی میں ٹیم ٹائیگرز کے نام سے جانے جاتے تھے۔ اس کا یونی میں یہ دوسرا سال تھا اور آج فریشرز نے آنا تھا تو ان کے لئے خاص اہتمام کرنا تھا، خوب خاطر داری کرنی تھی۔ کچھ جونیئرز کو تو پہلے ہی وہ لوگ نشانہ بنا چکے تھے۔ اب باقیوں کو دیکھنا تھا۔

احمر ان کے پاس چلا آیا۔لڑکوں نے اسے ایک لڑکی کی ریگنگ کرنے کا کہا اور احمر خانزادہ بخوبی وہ کام سر انجام کر آیا۔

کچھ دیر بعد وہ اور تین لڑکے کینٹین چلے گئے۔احمر نے چار کپ کافی کا کہا تھا۔اسی وقت ساتھ کھڑی ایک لڑکی ایک دو سینڈوچ اور ایک کپ چائے لیے جارہی تھی۔چائے کو دیکھ کر اسے بھوربن کی یاد آئی۔وہاں ملی وہ لڑکی یاد آئی ،اس کے لیے بنائی گئی وہ کڑک چائے یاد آئی۔

(کسی کمزور لمحے میں اگر میں کہہ پڑوں
مجھے تم سے محبت ہے تو ہنس کر ٹال دینا بات میری اور بتانا کہ)

وہیں کھڑے کھڑے اسے وجدان گزرا جیسے وہ لڑکی آس پاس ہی ہے۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔اس نے ہولے سے اپنا دایاں ہاتھ دل کے مقام پر رکھا اور آنکھیں بند کر کے کچھ محسوس کرنا چاہا۔آس پاس کی ساری آوازیں بند ہو گئیں۔صرف دل کے دھڑکنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

(محبت جن سے ہوتی ہے انہیں آگاہ نہیں کرتے
کہ آگاہی محبت میں گویا موت ہوتی ہے)

"تھینک یو مسٹر۔۔ایڈیٹ"

اس نے آنکھیں کھول لیں۔ناجانے کس احساس کے تحت اس نے چہرہ موڑا۔شاید کسی کا چہرہ ڈھونڈ رہا تھا ۔ لیکن وہ چہرہ کہیں نہیں تھا اور وہ یہاں ہو بھی کیسے سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زرد بلب کی روشنی اور دوشناسا چہرے

علیزے، عریبہ اور فلک تینوں لاء کی اسٹوڈنٹس تھیں۔ ایک دو کلاسز لینے کے بعد کچھ وقت فری تھا تو تینوں باہر آ گئیں۔ عریبہ کینٹین چلی گئی اور فلک، علیزے گراؤنڈ میں ایک جگہ بیٹھ گئیں۔

"وہ دیکھو علیزے۔۔۔" فلک نے بیٹھے بیٹھے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کیا۔ علیزے نے اس کے بڑھے ہاتھ کی جانب دیکھا سامنے دو تین لڑکے کھڑے تھے جن میں سے ایک کا علیزے نیم رخ دیکھ سکتی تھی۔

"یہ تھا وہ ماسک والا لڑکا۔ دیکھو ابھی بھی ماسک لگایا ہے" علیزے نے بغور اسے دیکھا۔ سیاہ جیکٹ والا لڑکا ماسک لگائے کھڑا تھا۔

"اسی نے مجھے گاڑی پارک کرنے نہیں دی تھی اسے تو میں بتاتی ہوں" وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ علیزے نے اسے روکا۔

"تم رکو میں جاتی ہوں۔ تم کچھ الٹا سیدھا نہ کر دینا۔۔"

"ایسے نہیں جانے دوں گی میں اسے۔"

"فلک۔۔فلک رکو۔۔۔۔۔"لیکن وہ چلی گئی۔۔

دوپٹہ اس نے چہرے پر اچھے سے لپیٹ لیااور علیزے والے کالا چشمہ لگالیا۔احمر کے ساتھ کھڑا لڑکا کافی پی رہا تھا۔اس نے جان بوجھ کر اسے دھکا دیا اور کافی احمر کی جیکٹ پر گر گئی وہ مڑے بغیر آگے بڑھ گئی۔نہایت فارمل انداز۔۔

پیچھے ان تینوں نے اس کا سکیچ (حلیہ) اپنی آنکھوں میں نقش کر لیا۔احمر نے اس کے سوٹ سے اسے پہچان لیا تھا اور اس کا یہ عمل بھی سمجھ گیا تھا۔اب میں سے ایک نے اس کے پیچھے جانا چاہا لیکن احمر نے روک دیا۔

"صبح کچھ زیادہ ہی رہا دیا تھا اسے پارکنگ میں۔جانے دو میں یہ صاف کر کے آتا ہوں۔"

ادھر فلک گھومتی گھماتی واپس علیزے کے پاس آئی۔

"واہ فلک حیات۔۔کافی پھینک کر اپنا بدلہ پورا کر لیا۔"علیزے وہیں بیٹھی تھی۔

"اس سے زیادہ ابھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔"

"احتیاط کرنا وہ دوبارہ آسکتے ہیں۔"

"as if i care"

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

فلک کو عریبہ کا میسج آیا کہ وہ والٹ بیگ میں بھول گئی تھی وہ لے کر کینٹین آجائے۔ فلک کینٹین چلی گئی۔ علیزے کلاس میں جانے کے لیے اُٹھی۔ ساتھ گلاسز واپس لگا لیے کہ کہیں وہ لڑکیاں جن کو صبح تنگ کیا تھا وہ پہچان ہی نا لیں۔

"یہی تھی وہ لڑکی کالے چشموں والی۔" علیزے جہاں سے گزری وہیں دو لڑکے اور ایک لڑکی کھڑی تھی۔ یہ احمر کے دوست تھے جو اس پر کافی پھینکنے کا حساب برابر کرنے آئے تھے۔ احمر اس سب سے انجان تھا۔

"ٹھیک ہے میں جاتی ہوں۔" لڑکی بولی اور علیزے کے پیچھے چل پڑی۔ فلک اور علیزے دونوں نے سیاہ رنگ پہنا تھا۔ اسی لیے ان لڑکوں نے علیزے کو فلک سمجھ لیا۔ اب فلک کے کیے کو علیزے نے بھگتنا تھا۔

علیزے کوری ڈور سے گزر رہی تھی جب اسے کسی لڑکی کی آواز آئی۔ علیزے نے روک کر دیکھا۔ آواز کہیں نیچے سے آ رہی تھی وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی۔۔

لڑکی بار بار چلائے جا رہی تھی علیزے پریشانی میں سیڑھیوں سے نیچے اُتر آئی۔ آدھی سیڑھیوں میں رک کر اس نے آواز دی۔

"کون ہے؟" علیزے کی آواز پر وہ لڑکی خاموش ہو گئی۔ وہیں ایک کمرے کا دروازہ بجاتی لڑکی علیزے کی آواز پر مسکرائی اور پھر سے دروازہ بجانے لگی۔

"کوئی ہے میں یہاں لاک ہو گئی ہوں پلیز ہیلپ۔۔۔" علیزے نے وہیں اپنا بیگ رکھا اور مزید نیچے آئی۔

یہاں بالکل اندھیرا تھا۔ وہ آگے بڑھی اور آواز کی سمت چل پڑی۔ ایک دروازہ کسی نے باہر سے بند کیا ہوا تھا۔۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

علیزے نے دروازہ کھولا اور اندر جھانکا آس پاس کوئی نظر نہ آیا۔ پھر تھوڑا اور اندر جھکی اسی وقت کسی نے پیچھے سے اُسے دھکا دیا اور دروازہ بند کر دیا۔۔

علیزے لڑکھڑا کر گر پڑی۔ ہاتھ پر رگڑ آئی، درد سے کراہی اور درواز کی جانب دیکھا اور پھر کمرے کو۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔ اور اندھیرا تو علیزے کے لیے گویا موت تھا۔

اندھیرا کمرہ۔۔۔اسے گھٹن محسوس ہوئی۔ خوف محسوس ہوا۔

فوراً دروازے کی طرف بڑھی اور زور زور سے بجانے لگی۔

"کوئی ہے دروازہ کھولو میں بند ہو گئی ہوں۔۔۔ معظم تم کہاں ہو؟"

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ لڑکی واپس ان لڑکوں کے پاس آگئی انھیں سب بتایا اور چلی گئی۔

لڑکے واپس اپنے گروپ میں آکر بیٹھ گئے۔ ساتھ اپنا کارنامہ سنا رہے تھے۔ احمران کے قریب آیا۔

"کس بات پر اتنے خوش ہو۔۔؟"

"جس لڑکی نے تم پر کافی گرائی تھی اسے بیسمینٹ میں لاک کر دیا ہے۔ بیچاری اندھیرے میں دروازہ بجا رہی ہو گی۔"

پھر ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے۔۔

"تم لوگوں نے اسے بیسمینٹ میں بند کر دیا؟"

احمر کو واضح برا لگا تھا۔

"ایک بار سبق سیکھنا ضروری تھا تاکہ دوبارہ ہم سے پنگا نہ لے۔"

"بیسمینٹ کی لائٹس خراب ہیں اگر وہ ڈر گئی تو۔۔مذاق وغیرہ اپنی جگہ لیکن یہ مذاق میں نہیں آتا۔۔۔"

اُنہیں وہیں چھوڑ کر وہ بیسمینٹ کی طرف آیا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہاں علیزے بس دروازہ زور زور سے بجا رہی تھی ۔اُسے گُھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ بار بار دوپٹہ گردن سے کھینچتی۔اس وقت دوپٹہ بھی پھانسی کا پھندہ لگ رہا تھا۔۔وہ گہرے گہرے سانس لے کر خود کو پرسکون کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔اُس نے پھر سے دروازہ بجانا شروع کر دیا۔

احمر سیڑھیوں تک آیا تو دیکھا نیچے کافی اندھیرا تھا۔

اسی وقت اُسے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی وہ اس سمت چل پڑا۔

"دروازہ کھولو پلیز میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔" یہ آواز۔۔۔

اس آواز پر احمر خان زادہ پتھر کا مجسمہ بن گیا۔ اس کے قدم رک گئے گویا دنیا رک گئی۔۔ آس پاس کی ساری آوازیں دم توڑ گئیں۔۔۔

(محبت نام ہے خاموش جذبے کا
سسکنے کا، تڑپنے کا، سلگنے کا)

دل زور زور سے دھڑکا۔ اُس نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔

دھک دھک۔ دھک دھک۔ دھڑکنیں بے ترتیب تھیں۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

تو کیا اس کے دل نے سچی گواہی دی تھی؟ اُس نے اُس کی موجودگی محسوس کر لی تھی؟؟ مگر کیسے۔۔۔؟

(تمہارے دل میں جو ٹھہرے
اُسے یہ مت بتانا کہ وہ تمہارے دل کا باسی ہے۔)

"میں مر جاؤں گی پلیز دروازہ کھولو۔۔۔" اُس کی آواز سے وہ ہوش میں آیا۔

"علیزے۔۔۔"۔ اس کا نام زبان زدِ عام آیا۔ وہ اُسے پکار رہا تھا یا اپنے دل کو باور کروا رہا تھا کہ یہ علیزے ہی ہے۔۔ وہ لڑکی جس کے بارے میں وہ آج کل دن رات سوچ رہا تھا۔ اسے یاد کر رہا تھا۔۔

(اُسے یہ مت بتانا کہ بغیر اُس کے اُداسی ہے۔)

وہ بھاگا۔ کپکپاتے ہاتھوں سے لاک کھولنے کی کوشش کی۔ ہاتھ بالکل ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔... کیا وہ ٹھیک تھی۔۔۔؟

"شاید نہیں۔۔۔" دل نے سرگوشی کی۔

(اُسے بالکل نہ بتلانا کے تم کو اُس کی چاہت ہے۔)

دونوں کے درمیان صرف ایک دروازہ تھا۔۔۔ ایک دروازے کے اُس پار تھی۔ اور ایک دروازے کے اس پار۔

دس سال پہلے بھی دونوں کے درمیان کوئی آ گیا تھا۔ وہ دس سالوں کا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچا تھا۔ آج بھی دونوں کے درمیان کچھ حائل تھا اب اسے یہ فاصلہ طے کرنا تھا۔ اگر آج نہ کیا تو دوبارہ کبھی نہیں کر پائے گا۔

بلآخر دروازہ کھل گیا۔ دروازہ باہر کی طرف کھلا تھا اور علیزے آگے کو گری لیکن زمین پر نہیں۔

جیسے ہی اُس نے دروازہ کھلا علیزے تیزی سے باہر کو لپکی لیکن توازن برقرار نہ رکھنے کی وجہ سے لڑکھڑائی اور گرنے لگی تھی کہ احمر نے اپنا بازو آگے کر دیا اور وہ اس کے بازو پر گر گئی۔ بالکل جھکی ہوئی سی۔

علیزے نے ایک گہرا سانس لیا۔ اور احمر کا وجود برف کی طرح ٹھنڈا پڑ گیا۔۔ بلکل جامد۔۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

(اُسے بلکل نا بتلانا کہ

تمہیں اُس سے محبت ہے)

علیزے اُس کے بازو پر گری بس گہرے سانس لے رہی تھی۔ اسے پینک اٹیک نہ آئے اسی لیے گہرے گہرے سانس خارج کر رہی تھی۔۔ احمر نے اپنا دل رکتا ہوا محسوس کیا۔۔ وہ اس کی حالت دیکھ رہا تھا۔ شاید وہ ٹھیک نہیں تھی۔ پھر نا جانے کیسے اپنے حلق سے آواز نکالی۔۔۔

"علیزے۔۔۔" اب کی بار علیزے کو لگا وہ سانس لینا بھول گئی ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے کمرے میں بند ہونا، دم گھٹنا سب بھول گیا تھا۔ کچھ یاد تھا تو صرف وہ آواز جو اس کو مخاطب کر رہی تھی۔

علیزے نے اپنے ہاتھ سے اس کے بازو پر زور ڈالتے ہوئے چہرہ اوپر کیا۔

وقت تھم گیا۔ کائنات تھم گئی۔

اُس شخص کا چہرہ تاریکی میں تھا لیکن آواز۔۔۔ وہ اس آواز کو پہچانتی تھی۔

دفعتاً اُس کے اوپر جھولتا بلب روشن ہوا صرف ایک سیکنڈ کے لئے۔

اور اس ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں علیزے نے اُس کا چہرہ دیکھا۔

Safar-e-Adab BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تم ٹھیک ہو؟۔۔۔۔" اسے تو چہرہ دیکھنے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ وہ آنکھیں بند کر کے بھی اسے پہچان سکتا تھا۔

آواز پھر سے آئی۔ بلب پھر روشن ہوا۔ پھر بجھ گیا۔۔ ایسے ہی جلتا بجھتا رہا۔۔ علیزے بس اُس کا چہرہ تکتی رہی۔۔ آج پہلی دفعہ اُس کی آنکھوں کا رنگ دیکھا تھا۔ وہ ہیزل رنگ کی تھیں۔

اُسے گمان گزرا کہ اُس نے یہ رنگ پہلے کہیں دیکھا ہے۔

احمر کا سانس رک رک کر چل رہا تھا وہیں علیزے بلکل گم سم تھی۔

یہ شخص وہی تھا۔۔ ہاں وہی۔۔۔ انجان شخص۔۔۔ مسٹر ایڈیٹ۔۔

یا اللہ۔۔ کیا وہ واقعی اُس کے سامنے کھڑا تھا کیا یہ واقعی تھا یا اُسے نظر آ رہا تھا۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

(ایسے ہی ہنستی مسکراتی رہا کریں۔ اچھی لگتی ہیں۔)

وہ جو اسے تب یاد آتا تھا جب وہ آئینے میں خود کو دیکھ کر مسکراتی نہیں تھی۔

(جب سے آپ یہاں آئی ہیں میں نے آپ کو بہت تنگ کیا ہے بہت ستایا بھی ہے اور بہت رلایا بھی۔ لیکن میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا بالکل بھی نہیں تھا۔ اس سب کے لئے میں دل سے معذرت خواہ ہوں۔ اور اس کی تلافی کرنے کے لیے یہ ایک چھوٹا سا تحفہ میری طرف سے۔)

وہ جو اسے تب یاد آتا تھا جب کوئی اسے ناراض کر کے مناتا نہیں تھا۔

(اوہ آپ مجھ پر نظر رکھ رہی تھیں)

وہ جو اسے تب یاد آتا تھا جب وہ اکیلی ہوتی تھی۔

(میں چاہتا ہوں جب آپ یہاں سے جائیں تو اچھی یادیں لے کر جائیں)

وہ جو اسے تب یاد آتا تھا جب وہ بھوربن کی باتیں یاد کرتی تھی۔

(کیا اب آپ مجھ سے دوستی کریں گی؟)

کب کب یاد نہیں آیا تھا۔۔کیا یہ وہی تھا؟

ہاں یہ تو وہی ہے۔

اتنے دنوں میں وہ کتنی بار اُسے یاد آیا تھا اب تو گنتی بھی بھول چکی تھی۔۔آخر کون تھا وہ جو بار بار اُسے یاد آرہا تھا۔آج ایک دفعہ پھر سے قسمت نے اُسے ملوا دیا تھا۔

اُس نے آخری ملاقات میں کہا تھا ہم دوبارہ ملیں گے۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

قسمت نے کس کھیل کے تحت انہیں ملوادیا تھا سمجھ سے باہر تھا۔

(اُس کا دیدار وہ بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
اے دلِ ناداں وہ تیری حسرتیں۔۔)

"تم ..."۔علیزے نے بھی ہمت کر کے آواز نکالنی چاہی لیکن کچھ بول نہ سکی بس لب ہلے۔اُس کا سانس رک گیا تھا ۔کچھ بولا نہیں جارہا تھا اُسے پانی چاہیئے تھا۔پینک اٹیک آرہا تھا۔

"پا۔۔نی۔۔۔۔"اب بھی صرف لب ہلے تھے۔

"پانی؟؟ ہاں میرے پاس ہے ادھر آؤ۔۔"اُس نے علیزے کو کھڑا کیا اور سیڑھیوں پر بٹھا دیا۔ساتھ پڑا بیگ کھولا اور پانی کی بوتل نکال کر اُسے دی۔

علیزے نے پانی پیا اور گہرے گہرے سانس لئے۔احمر کچھ بولا رہا تھا لیکن اُسے آواز نہیں آرہی تھی اُس کا ذہن ماضی میں گردش کر رہا تھا۔۔۔

(کورٹ روم، مفرور قیدی، پھانسی کا پھندہ، گن کی آواز، علیزے کی چیخیں۔۔زور زور سے چلانا۔۔۔، اور اندھیرا کمرہ۔)

علیزے کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"علیزے تم ٹھیک ہو؟....."اُس کی آواز پر اُس نے چہرہ اٹھایا۔۔ماضی کو ذہن سے جھٹکا اور حال میں واپس آئی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" کوئی شناسائی کا تذکرہ نہیں، کوئی اپنا نہیں۔ بس ذہن میں کچھ اور خیال چل رہا تھا۔

"ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔۔پہلے تم بتاؤ تم ٹھیک ہو؟"

(کیا اب آپ مجھ سے دوستی کریں گی؟)

پتہ نہیں کیوں۔۔۔۔علیزے کو لگا یہ سب اسی نے کیا ہے پہلے بھی تو اس کے پیچھے پیچھے آتا رہا تھا شاید اب بھی ڈرا رہا ہو ۔۔

"تم نے مجھے بند کیا تھا نا۔۔۔؟"

احمر کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"علیزے میں۔۔۔۔"وہ غلط سوچتی تھی۔ غلط فہمی دور کرنی ضروری تھی

"تم آخر چاہتے کیا ہو۔ کیوں میرا پیچھے کر رہے ہو۔۔۔۔ نہیں کرنی تم سے دوستی اب کیا زبردستی کرو گے؟" وہ اس وقت کس بات کو بنیاد بنا کر جھگڑا کر رہی تھی.

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

بدگمانی۔۔۔بدگمانی نے پھر سے دونوں کے درمیان دیوار کھڑی کردی تھی۔جیسے دس سال پہلے کی تھی۔

ہر دفعہ کی طرح علیزے نے کہانی کا صرف ایک رخ دیکھا تھا۔وہ پھر سے اُسے غلط سمجھ رہی تھی۔۔۔

احمر کی آنکھیں سپاٹ تھیں۔وہ خاموش ہو گیا۔۔وہ کیسے اُسے سمجھائے۔۔کیسے اُسے یقین دلائے۔۔۔کیا وہ کبھی درمیان سے اس بدگمانی کو نکال سکے گا۔کیا کبھی علیزے اُس کی آنکھوں میں بے گناہی دیکھ پائے گی۔۔

کمال یہ ہے کہ مجھے ابھی بھی دیکھتی ہیں وہ آنکھیں
ملال یہ ہے کہ انہیں ابھی بھی دیکھنا نہیں آیا۔۔

(باقی آئندہ ماہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

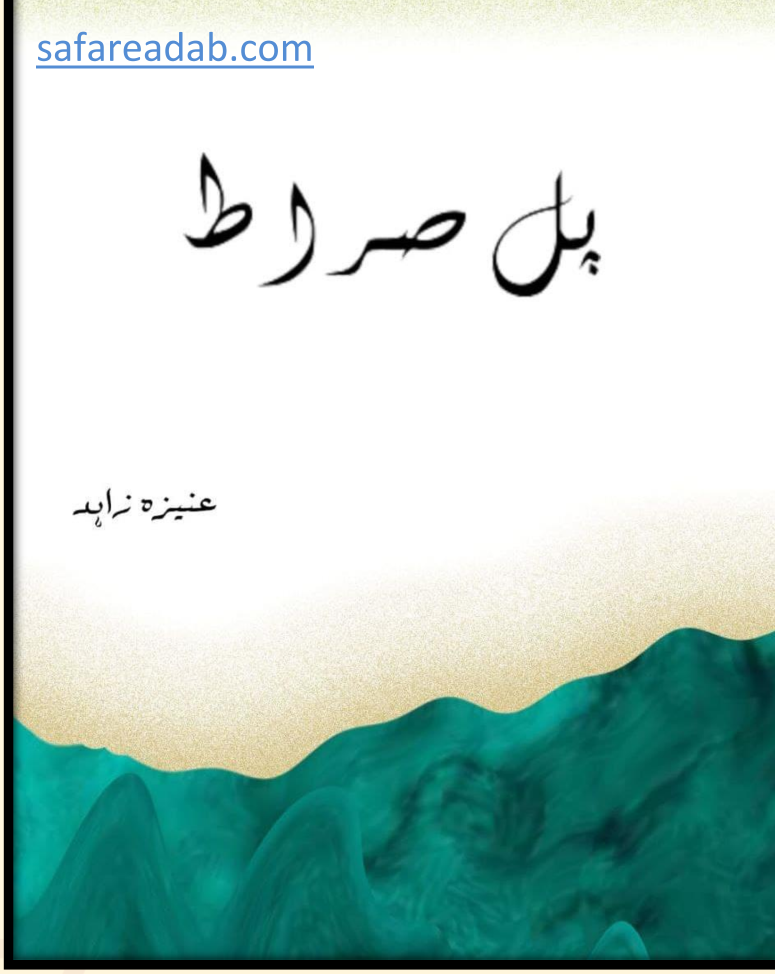

"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہونا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذراسی غلطی ہوگئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔'

اسکے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

"یہاں دستخط کرو غازہ ! "کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بُری طرح کانپے تھے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنالیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی جست میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! "سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔

"سچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا ادھورا رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آگئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلیج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمیٹڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلیج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو لپیٹے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلیج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ح جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔ بس اللہ۔۔۔!" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھابھی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگِ حبِّ الٰہی تو اترتا نہیں۔۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھٹکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے تو بچ جائے گی نا۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پُریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ٹائپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آئمہ۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ ور اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

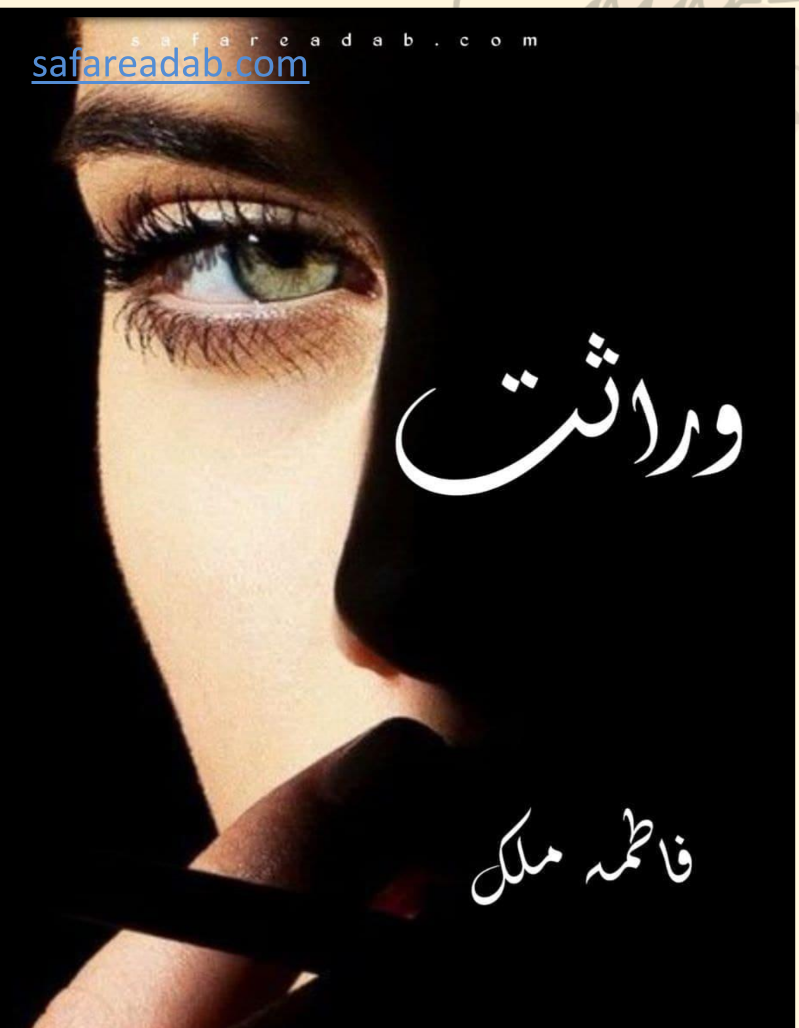

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا لیتی؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنو گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زوردار تھپڑ مار دیا۔۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آ چکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے پلٹی اور حسن خان وہیں دل تھام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج حسن مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے ہسبنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

ناول پیام عشق کی ایک جھلک

وہ اندر آیا تو محترمہ سامنے صوفے پر براجمان ہاتھ میں ریموٹ پکڑے چینل چینج کرنے میں مصروف تھی۔ ٹی وی کے چینل مسلسل بدل رہے تھے۔

"خیریت کافی پی جارہی ہے، کھانا کھایا تم نے؟" وہ عائزہ کے ساتھ بیٹھتا صوفے کے پیچھے سے ہاتھ لے جاتا اُسکے کندھے کے پاس کر چکا تھا۔

"آپ نے کھایا؟" اُسکے الٹے جواب پر مصطفیٰ اُسے گھور کر ایک نرم سی ٹکر اپنے ماتھے سے اُسکے ماتھے پر مار کے پیچھے ہوا۔ عائزہ نے منہ بُھلا کے اپنا ماتھا مَسلا۔

"پہلے میں نے پوچھا" وہ کندھے اچکائے اب ریموٹ اُسکے ہاتھ سے لے کے ٹی وی بند کر چکا تھا۔

"چلیں چلیں اٹھیں اور جا کہ فریش ہوں پتہ نہیں رات کو اتنی دیر گھر سے باہر کون رہتا ہے، یاد بھی ہوتا ہے کے ایک عدد لڑکی کو زبردستی اٹھا کر بیوی بنایا ہے آپ نے جو گھر میں بیٹھی...." وہ ساتھ ساتھ سامنے والے صوفے کے کشن صحیح کرتے ہوئے بول رہی تھی، اور اپنی بات کے درمیان اُسے طعنہ مارنا نہیں بھولی تھی، جب وہ بولتے بولتے ایک دم چپ کر گئی۔

"جو گھر میں" وہ اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ عائزہ نے ایک دم اپنا چہرا دوسری طرف کر کے آنکھیں زور سے میچ لیں، اگر مصطفیٰ نے اُسکی آنکھیں پڑھ لیں۔ اب وہ اُسے یہ تو نہیں کہہ سکتی تھی کے وہ اُسکا انتظار کرتی ہے۔

"کیا جو گھر میں، کچھ بھی تو نہیں بس جلدی آیا کریں میں اکیلی ہوتی ہوں یہاں پر، اتنا بڑا بھوت بنگلے جیسا گھر بنایا ہوا ہے، " وہ اُسے کہتے ہوئے اُٹھ کر کچن میں چلی گئی۔ اُسکا نظریں چرانا، باتوں کو چھپانا وہ سب سمجھ رہا تھا پر جب تک وہ خود اپنے منہ سے اظہار نہیں کر گئی اُس سے کچھ بھی نا کہہ [illegible] چکا تھا

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں کلک کریں۔

safareadab.com

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کاروائی کی جا سکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب